ہفت روزہ

# الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد15 | جمعۃ المبارک14/نومبر 2008ء | 15/ذوالقعدہ 1429 ہجری قمری ✿ 14/نبوت 1387 ہجری شمسی | شمارہ 46


## دعا کا دروازہ

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھولا گیا۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی حدیث نمبر 3471)

## ارشادات عالیہ

### سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

**بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے، اس کی دلجوئی کرے۔**

**کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔**

”کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کیے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے۔ کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو ان کا قصد کرے۔ کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت میں۔“

(کشتی نوح ۔روحانی خزائن جلد19صفحہ 12)

”میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جائے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے، اس کی دلجوئی کرے، اس کی بات کی عزت کرے، کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۔ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۔ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ (الحجرات:12) جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کُل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔“

(ملفوظات جلد 1صفحہ 23)

## صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ فرانس 2008ء کی مختصر جھلکیاں

**مَیں یہ دعویٰ سے کہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ ہی صرف وہ جماعت ہے جو ہر قوم اور ملک کے لئے فکرمند ہے دعاؤں کے ذریعہ بھی اور جہاں تک اس کے وسائل ہیں خدمت کرکے بھی اور یہ صرف اس وجہ سے ہے کہ جماعت احمدیہ ایک ایسی روحانی جماعت ہے جو اس زمانے کے امام کو ماننے والی ہے اور اس کے بعد ان میں ایک خلافت کا نظام ہے جو ان کی راہنمائی کرتا ہے۔**

(مسجد مبارک (فرانس) کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب)

Saint Prix کے میئر کا ایڈریس اور جماعت کی امن پسندی اور خدمت انسانیت، ملکی قوانین کے احترام اور امن و محبت کے پیغام کی کھلے دل سے تحسین۔ مہمانوں کے نیک تأثرات۔ فرانس کے میڈیا میں مسجد کے افتتاح کی کوریج۔ ہالینڈ کے لئے روانگی۔ جلسہ کے انتظامات کا معائنہ۔ میئر کے نمائندہ کا ایڈریس۔ ایوارڈز کی تقسیم۔

(رپورٹ مرتبہ :عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

بقیہ رپورٹ :10/اکتوبر2008ء بروز جمعۃ المبارک:

### واقفات نو بچیوں کی کلاس

واقفین نو بچوں کی کلاس کے بعد پونے سات بجے ’واقفات نو‘ بچیوں کی کلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوئی۔ عزیزہ انیلہ انس نے تلاوت قرآن کریم پیش کی اور بعد ازاں اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا اور فرنچ ترجمہ عزیزہ ناصرہ کاہلوں نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ نبیلہ حیدر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ سے چند اشعار پیش کئے اور عزیزہ سدرہ عارف نے ان اشعار کا فرنچ ترجمہ پیش کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں سے دریافت فرمایا کہ یونیورسٹی میں کوئی بچی پڑھ رہی ہے؟ اس پر ایک بچی نے عرض کیا کہ یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہوں۔ Language میں پہلا سال ہے۔ ایک دوسری بچی

نے بتایا کہ میرا میڈیکل میں پہلا سال ہے۔نو سال کا کورس ہے۔

حضورانور نے فرمایا: باقیوں نے کیا کرنا ہے۔ کیا اور کوئی ڈاکٹر بننے کا ارادہ کر رہی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا: جن بچیوں کی عمر 15 سال ہوگئی ہے کیا انہوں نے باقاعدہ وقف فارم پُر کر دیئے ہیں۔ اگر نہیں کئے تو جو اپنا وقف جاری رکھنا چاہتی ہیں وہ یہ فارم پُر کریں۔

حضورانور نے فرمایا: جو بچیاں کالج اور یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہیں وہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک تو ہر احمدی لڑکی کو ویسے ہی اپنا تقدس قائم رکھنا چاہئے اور یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہم احمدی ہیں اور دوسروں سے فرق ہے لیکن جو وقف نو بچیاں ہیں وہ ان سے بھی زیادہ اپنا تقدس قائم رکھنے والی اور اپنا خیال رکھنے والی ہونی چاہئیں کیونکہ انہوں نے آئندہ جماعت کی خدمت بھی کرنی ہے اور تربیت بھی کرنی ہے۔ اس لئے ہمیشہ اس ماحول میں دیکھ کے بازار میں جاؤ تو سر پر سکارف، حجاب لے کر جاؤ۔ چاہے یہاں برا سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ فرمایا: پرائیویٹ سکول بھی ہیں جہاں ایسی پابندی نہیں ہے جو پرائیویٹ سکول کے خرچ برداشت کرسکتے ہیں وہ وہاں جاسکتے ہیں۔ اگر سکول میں مشکل ہے تو پھر سکول کی حد تک تو سکارف اتر سکتا ہے اس کے بعد نہیں۔ سکول سے نکلیں تو حجاب، سکارف لیں۔

بعدازاں کلاس کے آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں میں تحائف تقسیم فرمائے۔ سات بجکر بیس منٹ پر یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سات بجکر پچاس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'مسجد مبارک' میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

## تقریب افتتاح مسجد مبارک

آج شام مسجد مبارک کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب عشائیہ کا اہتمام مسجد کے ملحقہ حصہ میں مارکی لگا کر کیا گیا تھا۔ جس میں مختلف سرکردہ احباب اور مہمان شرکت کر رہے تھے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد امیر صاحب فرانس سے اس پروگرام کی تیاری اور مہمانوں کی آمد کے بارہ میں دریافت فرمایا اور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آٹھ بج کر پچاس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ حضورانور کی آمد سے قبل اس تقریب میں شرکت کے لئے درج ذیل مہمان پہنچ چکے تھے۔

☆علاقہ کے میئر

☆جرمنی کی ایمبیسی سے ان کے ایک منسٹر برائے Plenipotentiary

☆ کینیا (Kenya) کی ایمبیسی سے ان کے فرسٹ سیکرٹری اور ایک سفارت کار

☆ آئیوری کوسٹ کی ایمبیسی سے ان کے Chief of Protocol

☆بینن (Benin) کی ایمبیسی سے ان کے فرسٹ سیکرٹری

☆ٹوگو (Togo) کی ایمبیسی سے ان کے Chief of Protocol

☆بورکینا فاسو کی ایمبیسی سے ان کے فرسٹ سیکرٹری اور ایک سفارتکار

☆انڈین ایمبیسی کے منسٹر کونسلر

☆اخبارات کے نمائندے اور جرنلسٹس، ریڈیوز کے نمائندے

☆یونیورسٹی کے پروفیسر

☆Saint Prix کے چرچ کے پادری

☆سیکیورٹی نظام سے تعلق رکھنے والے احباب اور دیگر مختلف مہمانان کرام

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد سلیم صاحب نے پیش کی اور اس کا فرنچ ترجمہ عبدالسلام صاحب نے پیش کیا۔ بعدازاں امیر صاحب فرانس نے اس تقریب کے حوالہ سے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد Saint Prix کے میئر Jean-Pierre Enjalbert نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

حضور! امیر صاحب اور دیگر مہمانان کرام جو اس وقت موجود ہیں اور جو ہمارے ہمسایہ ہیں اور وہ مہمان جو دور دور سے آئے ہیں، مَیں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

آج کا دن نہ صرف آپ لوگوں کے لئے خاص دن ہے بلکہ ہمارے لئے بھی خاص دن ہے۔ آپ لوگ جو ایک پُرامن جماعت ہیں جب آپ اسلام کا پیغام لے کر ہمارے اس علاقہ Saint Prix میں آئے تو ہم نے آپ کو خوش آمدید نہیں کیا تھا۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ محسوس ہوا کہ آپ پُرامن جماعت ہیں۔ آپ نے ہمارے دل جیت لئے ہیں۔ اس لئے اس خوشی کے موقعہ پر آج ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم بھی آج خوش ہیں۔

موصوف نے کہا گزشتہ 22 سال سے مَیں اس جماعت کو جانتا ہوں اور 22 سال کا عرصہ کافی ہے کسی کو جاننے کے لئے آج مَیں خود برملا اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ آپ کے محبت اور امن کے پیغام نے ہمارے دل جیت لئے ہیں۔

میئر نے کہا کہ پہلے آپ جب نئے نئے آئے تھے تو ہمارے دل میں ایک خوف تھا کہ کس طرح کے مسلمان ہوں گے۔ کیا مَیں آپ لوگوں کو خوش آمدید کہہ سکتا ہوں۔ میرے دل میں ایک خوف تھا۔ آپ کو جاننے، آپ کے پروگراموں میں شامل ہونے اور آپ کی تقاریر، باتیں سننے کے بعد مَیں کہہ سکتا ہوں کہ آپ ملکی قوانین کا احترام کرتے ہیں اور ہمارے قانون کی پابندی کرتے ہیں۔ آپ نے بین المذاہب کانفرنس کا انعقاد کیا تھا۔ مَیں اس میں شامل ہوا تھا۔ مَیں کہہ سکتا ہوں کہ آپ کی جماعت حکومت کے قوانین اور اصولوں کی زیادہ پاسداری اور احترام کرتی ہے۔

جب مجھے جماعت کا ایک وفد ملنے کے لئے آیا کہ ہم ایک مسجد بنانا چاہتے ہیں تو ہم نے سوچا کہ کس طرح کی مسجد بنائیں گے۔ کہیں اس سے مسائل نہ پیدا ہوں تو ہم نے راہنمائی کی کہ آپ اس طرح کی بلڈنگ بنائیں جو دوسروں کو پرابلم نہ دے اور اس طرح آپ اس علاقہ میں اپنی مسجد تعمیر کریں۔

میئر نے اپنا ایڈریس جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آپ نہ صرف لوگوں کو اسلامی تعلیم دیتے ہیں بلکہ اس تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ انسانیت کی خدمت بھی کرتے ہیں۔ ہمارے ساتھ مل کر آپ نے بہت سے پراجیکٹ میں حصہ لیا ہے جس سے دوسروں کی مدد ہوئی ہے۔ آپ فساد کرنے والوں کو ناپسند کرتے ہیں اور دہشت گردی کے خلاف ہیں۔

میئر نے کہا مَیں اپنے آپ کو بڑا آدمی نہیں سمجھتا۔ آپ لوگوں کے ساتھ مل کر مجھے کام کرنے میں خوشی ہوتی ہے۔ مَیں آپ کو ایک بار پھر خوش آمدید کہتا ہوں۔ ہم نے آپس میں مل کر کام کرنا ہے۔

## حضورانور ایدہ اللہ کا خطاب

میئر کے اس ایڈریس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ کے بعد حضورانور نے فرمایا۔ سب سے پہلے تو مَیں جناب عزت مآب میئر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی ان کی عاملہ جو کیبنٹ ان کی ہے اور سب معزز مہمان جو یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں اس فنکشن کو اٹینڈ (Attend) کرنے کے لئے۔ میئر صاحب کا شکریہ مَیں اس لئے بھی خاص طور پر ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ انہوں نے خود بھی بیان کیا کہ ایک وقت تھا وہ ہمیں دہشت گرد اور انتہا پسند سمجھتے تھے۔ لیکن آہستہ آہستہ وہ غلط فہمی ان کی دُور ہوئی اور وہی غلط فہمیاں جو تھیں وہ دوستی میں بدلنی شروع ہوگئیں۔ آج مَیں اس بات پر فخر کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان جیسے معزز اور ہمدردی رکھنے والے اور دوستی کا حق نبھانے والے دوست عطا کئے ہیں۔ اس بات میں مجھے کہنے میں کوئی عار نہیں کہ بعض نام نہاد اسلامی تنظیمیں ایسی ہیں جنہوں نے اسلام کی تعلیم سے ہٹ کر ایسی حرکتیں اور ایسے عمل کئے ہیں جس سے اسلام کو انہوں نے بدنام کر دیا ہے۔

حقیقت میں اسلام کی تعلیم پیار کی تعلیم ہے، محبت کی تعلیم ہے اور یہ آج کی بات نہیں۔ یہ قرآن کریم ہے ابھی تلاوت اس کی ہوئی آپ اس کو اٹھا کے دیکھ لیں ہر جگہ آپ کو اور باتوں کے علاوہ یہی نظر آئے گا کہ خدا تعالیٰ، ایک خدا کی عبادت کرو اور لوگوں کے بھی حقوق ادا کرو اور ظلم کا خاتمہ کرو یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں ہر قسم کی تاریخ کے واقعات بھی ہیں، سائنس کی باتیں بھی ہیں، آئندہ کے حقائق بھی ہیں، حکومت چلانے کے ذریعے بھی ہیں، امن قائم کرنے کے ذریعے بھی ہیں تو ہم اسی کی صحیح تفسیر اور تشریح سمجھتے ہوئے اس پر عمل کرتے ہیں جو احمدی کہلاتے ہیں اور اسی وجہ سے ہم میں اور دوسروں میں آپ کو فرق نظر آتا ہے۔

ہمارے اپنے ذاتی مقاصد یا مفادات نہیں ہیں۔ ہم جو کچھ کرتے ہیں اس سوچ کے ساتھ کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ کہا ہے کہ ایک تو میری عبادت کرو اور میری مخلوق کے حق ادا کرو۔ اسی تعلیم کو اس زمانے میں بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کو ہم مانتے ہیں۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام جن کے آنے کی پیشگوئی اسلام میں بھی ہے اور باقی مذاہب میں بھی، نے بیان کیا ہے اور بتایا کہ یہ حقیقی تعلیم ہے جس کو تم اپناؤ گے تو حقیقی مسلمان کہلاؤ گے۔ اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان کہ وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے اور یہ وہ حکم نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ صرف سعودی عرب کے رہنے والے اپنے وطن سے محبت کریں، الجزائر کے رہنے والے اپنے وطن سے محبت کریں یا سینیگال کے رہنے والے اپنے وطن سے محبت کریں یا فرانس کے رہنے والے صرف اپنے وطن سے محبت کریں۔ یا یہ لوگ قوموں کے رہنے والے اگر کسی دوسرے ملک میں جائیں تو صرف اپنے وطن سے محبت کریں اور جس ملک میں رہتے ہوں اس سے محبت نہ کریں۔ اس حکم کا مطلب یہ ہے کہ جو مسلمان جس ملک میں رہ رہا ہے، جس ملک کا وہ شہری ہے، قطع نظر اس کے کہ اس کی Origin کیا ہے، پاکستانی ہے یا افریقن ہے یا انڈونیشین ہے یا گیمبین ہے یا سینیگالین یا مراکن ہے یا الجیرین ہے۔ اگر وہ فرانس میں آکر آباد ہوا ہے تو وہ فرانس کا شہری ہے جبکہ اس نے یہاں کے شہری حقوق بھی حاصل کر لئے وہ یہاں حکومت سے مالی فائدہ بھی اٹھا رہا ہے وہ یہاں کام بھی کر رہا ہے۔ اب اس کا وطن یہ ہے جہاں وہ رہتا ہے۔ یہ وہ تعلیم ہے جو ہم ہر احمدی کو دیتے ہیں کہ اب تمہارا وطن وہ ہے جہاں سے تمہیں مفاد حاصل ہو رہا ہے اور اس کی محبت تم پر فرض ہے۔ اب یہ بتائیں کہ جس سے محبت ہو اسے کبھی کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس لئے یہ تو تصور ہی غلط ہے کہ ایک احمدی جو اپنے آپ کو حقیقی مسلمان سمجھتا ہو ایک احمدی جس نے اس زمانے کے امام کی بیعت کی ہو اس کو مانا ہو اس بات پر قائم ہو کر جو ان کا حکم ہے اس پر مَیں نے عمل کرنا ہے۔ اس کو نہیں ٹالنا۔ اور ان کا حکم کیا ہے؟ وہی جو قرآن ہمیں بتاتا ہے، جو آنحضرت ﷺ نے ہمیں بتایا۔

پس ایک تو یہ غلط فہمی اگر کسی کے ذہن میں ہو تو وہ دور ہو جانی چاہئے کہ کوئی احمدی فرانس میں رہنے والا، کوئی احمدی جرمنی میں رہنے والا، یا کوئی احمدی انگلستان میں رہنے والا یا کسی بھی ملک میں رہنے والا وہ جس ملک سے مرضی تعلق رکھنے والا ہو جب وہ نئے ملک کا شہری بن گیا اس نے نئے ملک کی شہریت اختیار کر لی تو وہ اس کا وطن ہے اور اس سے محبت کرنا اس کا فرض ہے۔ اس لئے یہی مزاج آپ کو جماعت کے ہر فرد میں ہر جگہ نظر آئے گا۔ تو پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اس ملک کے شہریوں کا کہ وہ فرانس سے محبت کریں اور اس کی بہتری کے لئے کام کریں اور اس کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ جب یہ سوچ ہو تو سوال ہی پیدا نہیں ہوگا کہ وہاں نفرتیں جڑ پکڑیں یا نفرتیں پنپیں۔ ایسی سوچ کے ساتھ تو نفرتوں کا خاتمہ ہوتا ہے اور محبتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے ہمارا یہ نعرہ ہے۔ ہر ملک کے رہنے والے کا بھی اور دنیا میں رہنے والے ہر احمدی کا بھی کہ 'محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں'۔

جیسا کہ مَیں نے کہا یہ جماعت احمدیہ کا ایک مزاج ہے جو ہر جگہ آپ کو ایک نظر آئے گا کہ انہوں نے امن پسند رہنا ہے، ایک خدا کی عبادت کرنی ہے۔ اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل کرنا ہے اور انسانیت کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھنا ہے۔ یہ ہے ایک مزاج جو ہر احمدی میں آپ کو ہر جگہ نظر آئے گا۔ چاہے وہ یورپ میں رہنے والا احمدی ہے یا ایشیا میں رہنے والا احمدی ہے یا افریقہ میں رہنے والا احمدی ہے یا امریکہ کے ممالک میں رہنے والا احمدی ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ دنیا کے 190 ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے اور ایک اندازے کے مطابق 170 ملین احمدی دنیا میں موجود ہے۔ جو صرف امن، محبت اور پیار کا پرچار کرنے والا ہے۔

اسلام پہ ایک الزام یہ لگایا جاتا ہے کہ یہ جبر کرنے کا حکم دیتا ہے۔ یہ سراسر غلط الزام ہے۔ یہ قرآن ہے اس میں بڑا واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں، کوئی Compultion نہیں دین کے معاملے میں، اور مذہب جو ہے ہر ایک کا اپنا ذاتی خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ ہے۔ ہاں جس چیز کو آپ اچھا سمجھتے ہیں اس کی تبلیغ کریں۔ عیسائی عیسائیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ دوسرے مذاہب والے بھی اگر وہ چاہیں اپنی تبلیغ کرتے ہیں ان کو کسی نے نہیں روکا۔ اور اس تبلیغ کے ساتھ، اس پیغام کو پہنچانے کے ساتھ کسی کو طاقت کے زور پر نہیں کہا جاتا کہ تم ضرور احمدی ہو جاؤ بلکہ تعلیم دی جاتی ہے آگے ہر ایک کا اپنا کام ہے اسے تسلیم کرے یا نہ کرے۔

یہ الزام اس لئے لگایا جاتا ہے کہ اسلام کی شروع کی تاریخ میں ہمیں جنگیں نظر آتی ہیں۔ لیکن اگر آپ تاریخ اسلام دیکھیں خود واضح ہو جائے گا کہ اسلام کی جب ابتداء ہوئی، جب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنا دعویٰ کیا تو مکہ میں رہنے والے لوگوں نے آپ کی مخالفت کی اور اس حد تک مخالفت کی کہ آپ کو ماننے والے جو غریب لوگ تھے۔ ان پر اس انتہا کے

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

# مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

**قسط نمبر16**

## امریکن مشن قاہرہ کے انچارج سے مناظرے

مصر میں جہاں علماء نے پادریوں کے اعتراضات سے تنگ آ کر حکومت سے درخواست کی تھی کہ پادریوں کو ملک سے نکال دیا جائے وہاں حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندہری خدا تعالیٰ کے فضل سے جس کامیابی کے ساتھ تن تنہا پادریوں کا مقابلہ کرکے ان کو شکست دے رہے تھے اس کا کسی قدر پتہ حضرت مولانا کے ذیل کے مضمون سے لگ سکتا ہے۔ڈاکٹر فلپس انچارج امریکن مشن سے دوسرا مناظرہ الوہیت مسیح پر ہوا۔جس میں متعدد دلائل سے اس باطل عقیدہ کا رد کیا گیا۔متعدد غیر احمدی بھی حاضر تھے۔ دو تعلیم یافتہ غیر احمدیوں نے اخیر پر ہمیں مبارک باد دی۔اور پادری صاحب نے ہمارے چلے آنے کے بعد ایک شخص سے کہا کہ درحقیقت قَدْ فَشِلْتُ الْیُومَ آج میں ہار گیا۔

تیسرا مناظرہ حسب خواہش پادری مذکور دوبارہ معصومیت انبیاء و مسیح از روئے بائبل پر ہوا۔اس دن مجمع میں بیس کے قریب غیر احمدی تھے۔دو گھنٹے تک مناظرہ ہوا۔آخر پادری مذکور کو ایک تحریر دینی پڑی کہ فلاں فلاں نبی کا کوئی گناہ از روئے بائبل ثابت نہیں۔ یہ مناظرہ بھی کامیابی سے ختم ہوا۔

چوتھا مناظرہ اس موضوع پر ہوا کہ کیا یسوع مسیح صلیب پر فوت ہوئے؟ یہ مناظرہ احمدیہ دار التبلیغ کے وسیع کمرہ میں ہوا جس میں 70 سے زائد اشخاص موجود تھے۔ از ہر کے تعلیم یافتہ وکیل تاجر اور سرکاری ملازم بھی شریک ہوئے۔ ڈاکٹر فلپس اس دن اپنے ہمراہ دو اور پادریوں کو مدد کے لئے لائے تھے۔حسب قرارداد پہلے مَیں نے نصف گھنٹہ از روئے بائبل ثابت کیا کہ یسوع مسیح صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے۔اور انجیل نویسوں کے بیانات میں بکثرت اختلافات ہیں۔اس کے جواب کے لئے پادری کامل منصور کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ مسلمان تو کہتے ہیں مسیح صلیب پر لٹکائے ہی نہیں گئے۔لیکن احمدی ان کے خلاف یہ مانتے ہیں کہ مسیح کو صلیب پر لٹکایا گیا مگر مرا نہیں۔ اور پھر کہا: دراصل میں اس مضمون کے لئے تیار ہو کر نہیں آیا۔غرض بغیر اس کے کہ ایک دلیل کو بھی چھوتا لوگوں کو ابھارنا چاہا۔اور وقت ختم ہونے سے پہلے ہی بیٹھ گیا۔مَیں نے جوابًا کہا: غالبًا پادری صاحب مسلمانوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔مگر یہ ان کی نافہمی ہے۔کیا یہ لوگ احمدیوں کا عقیدہ نہیں جانتے؟ تمہیں اس سے کیا کہ ہمارا اور مسلمانوں کا اختلاف ہے؟ تم مسیح کی صلیبی موت کا ثبوت دو۔کیونکہ بحث از روئے بائبل ہے اس لئے مسلمانوں کے باہمی اختلاف کا اس میں کیا دخل ہے۔میری تقریر کے بعد پادری کامل منصور صاحب تو مبہوت ہو گئے۔پھر پادری فلپس کھڑے ہوئے مگر بجز پولوس کے بعض اقوال پڑھنے کے کچھ نہ کر سکے۔آخر پر پادری ایلڈر اٹھے اور غضبناک ہو کر کہنے لگے کہ ہم سینکڑوں سالوں سے مانتے چلے آئے ہیں کہ یسوع صلیب پر مر گیا اب یہ نیا مذہب پیدا ہو گیا ہے۔نہایت محبت سے جواب دیا گیا کہ ناراضگی سے تو کچھ بنتا نہیں۔اور عقیدہ خواہ کروڑوں سال سے ہو جب غلط ثابت ہو جائے تو اس کا چھوڑنا ضروری ہے۔غرض یہ مناظرہ بھی نہایت کامیاب ہوا۔اللہ تعالیٰ نے خاص نصرت فرمائی۔اختتام پر ایک شدید مخالف نے شکریہ ادا کیا۔ایک ازہری نے کہا کہ بخدا اگر تمام علماء ازہر مل کر بھی ایسا مناظرہ کرنا چاہیں تو نہ کر سکیں۔پادری کامل منصور نے مجھ سے جاتے وقت کہا کہ آپ نے تو مسیحیت کا ہم سے بھی زیادہ مطالعہ کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مناظرہ کا چرچا عام ہوا اور دور دور تک اس کا ذکر پہنچا۔الحمد للہ۔

## مسجد سیدنا محمود کبابیر

حضرت مولانا نے اپنی ایک رپورٹ مطبوعہ الفضل میں تحریر فرمایا:

### فلسطین میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد

ارض مقدسہ میں کوہ کرمل کو ایک خاص حیثیت حاصل ہے۔الیاس نبی علیہ السلام کا مقام اسی پہاڑ پر ہے۔خضر کے نام پر بھی ایک مقام اس جگہ موجود ہے۔غرض یہود و نصاریٰ اور مسلمانوں کا کسی نہ کسی رنگ میں اس پہاڑ سے خاص تعلق ہے۔اس پہاڑ پر کبابیر کی بستی آباد ہے۔اس بستی کے باشندوں کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ بلاد عربیہ میں سب سے پہلے بحیثیت مجموعی قریبًا سارا گاؤں احمدیت میں داخل ہوا ہے۔یہ جگہ ایک خوشنما محل وقوع اور سرسبز جگہ پر واقع ہے۔

### مسجد بنانے کا عزم

کوہ کرمل پر عیسائیوں کے گرجے ہیں۔یہودیوں کی عبادت گاہیں ہیں۔لیکن مسلمانوں کی کوئی مسجد نہ تھی۔آج سے تین برس پیشتر جماعت احمدیہ کبابیر اور حیفا نے ایک نہایت موزوں محل پر مسجد بنانے کا عزم کیا۔اس ملک کے اخراجات کے پیش نظر اس جگہ مسجد بنانا قریبًا طاقت سے بڑھ کر بوجھ تھا کیونکہ ان علاقوں میں جماعتیں ابھی ابتدائی حالت میں ہیں۔اور مالی حالت بھی اچھی نہیں ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے محض اپنے فضل سے غریب جماعت کو عظیم الشان مسجد قائم کرنے کی توفیق بخشی۔

### مسجد کا افتتاح

مؤرخہ 3/اپریل 1931ء بروز جمعہ جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل احمدی مبلغ نے تمام احباب جماعت کی موجودگی میں اس مسجد کا بنیادی پتھر رکھا اور اخلاص بھرے دلوں کے ساتھ احباب مسجد بنانے میں مصروف ہو گئے۔ماہ ستمبر 1931ء میں خاکسار یہاں آیا اور مولوی صاحب موصوف ہندوستان تشریف لے گئے۔مسجد کی تکمیل کا کام آہستہ آہستہ جاری رہا۔حتیٰ کہ دسمبر 1933ء میں مسجد بالکل مکمل ہو گئی اور 3/دسمبر 1933ء کو اس عاجز نے مسجد کا باقاعدہ افتتاح کیا۔اور تمام دوستوں سمیت دعائیں کی گئیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہمیشہ آباد رکھے اور عبادت و ذکر الٰہی کرنے والے انسان تا قیامت اس جگہ موجود رہیں۔رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ آمین۔

اس کی تکمیل کی تاریخ کا کتبہ یوں ہے:

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

جامع سیدنا محمود

شعبان 1352ھ

ابو العطا الجالندھری

یہ کتبہ بڑے شمالی دروازے کے اوپر لگایا گیا ہے۔

اس کے افتتاح کی تقریب کا ذکر حضرت مولانا نے یوں فرمایا:

اس مبارک مسجد کا افتتاحی جلسہ 3/دسمبر 1933ء مطابق 10 شعبان 1352ھ کو ہوا۔جس میں 16 احمدیوں نے لیکچر دیئے جس میں سے الشیخ علی القزق، الشیخ احمد المصری، الشیخ سلیم الربانی، الشیخ عبد الرحمٰن البرجاوی، الشیخ صالح العودی، الشیخ احمد الکبابیری، اور السید خضر آفندی القزق خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔اخیر پر خاکسار نے ایک مفصل لیکچر دیا جس میں مسجد کی اغراض اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔اور بعد ازاں ایک لمبی دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ فالحمد لله أولاً وآخراً۔

(الفضل مؤرخہ 8/ مارچ 1934ء صفحہ 5)

مسجد سیدنا محمود۔حیفا۔کبابیر کا ایک خوبصورت منظر

## جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا اعتراف

حضرت مولانا کے قیام بلاد عربیہ کے دوران ایک قابلِ ذکر واقعہ عالم عرب کی ایک ممتاز دانشور ماہر تعلیم اور مشہور زمانہ الازہر یونیورسٹی کے سابق سربراہ الشیخ مصطفیٰ المراغی کا بیان ہے جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی عالمگیر خدماتِ اسلام کا اعتراف کیا ہے۔ان کا یہ بیان یافا (فلسطین) کے اخبار الجامعۃ الاِسلامیۃ نے اپنی اشاعت 14/نومبر 1933ء میں شائع کیا۔

علامہ مراغی نے عالم اسلام کے دینی تربیت کا محتاج ہونے، تبلیغ اسلام کی ضرورت اور زمانے کے تقاضوں کا ذکر کرنے کے بعد لکھا:

ہندوستانی مسلمانوں کی جماعت احمدیہ کے افراد نے ہندوستان اور انگلینڈ میں تبلیغ اسلام شروع کر رکھی ہے اور انہیں اس میں ایک حد تک کامیابی بھی ہوئی ہے۔جیسا کہ وہ افراد بھی کامیاب ہوئے ہیں جو کہ امریکہ میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔اس مضمون کے آخر میں حضرت مولانا کا نام درج ہے۔ (الفضل 11/ مارچ 1934ء صفحہ 7)

## بلاد عربیہ میں احمدی پریس کا قیام اور ماہوار عربی رسالہ کا اجراء

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کی الفضل میں مطبوعہ ایک رپورٹ۔

احباب جماعت یہ پڑھ کر خوش ہوں گے کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتہائے بلاد عربیہ کو جبل کرمل پر احمدیہ پریس قائم کرنے کی توفیق ملی ہے۔مسجد سیدنا محمود اور مدرسہ احمدیہ کے افتتاح کے بعد احمدیہ لائبریری اور بکڈپو کا قیام نیز مرکز تبلیغ کا بننا مسرت انگیز امور ہیں۔لیکن احمدیہ پریس کا قیام بھی ازبس ضروری تھا۔ہماری جماعت کی تعداد ابھی تھوڑی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخالفین پر ایک رعب ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ مصر فلسطین شام اور عراق کے اخبارات ہماری مخالفت کرنا اور احمدیت سے لوگوں کو نفرت دلانا اپنا اہم ترین کارنامہ شمار کرتے ہیں۔ان اخبارات کے اعتراضات کے جوابات، نیز سلسلہ تبلیغ کو باقاعدہ اور محکم کرنے کے لئے احمدیہ پریس کا ہونا بہت ضروری امر تھا۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کی عربی کتب کی اشاعت تبلیغ کے لئے ریڑھ کی ہڈی کا حکم رکھتی ہے۔اکثر اصحاب ہم سے حضور کی کتب کا مطالبہ کرتے ہیں۔لیکن جب دیکھتے ہیں کہ لیتھو پریس پر ہندی حروف میں وہ کتب طبع شدہ ہیں تو عادتًا ایسی کتابوں کا مطالعہ عام طور پر ان ملکوں کے باشندوں بالخصوص نئے فیشن کے تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے مشکل ہوتا ہے۔پس یہ ایک نہایت اہم اور قومی ضرورت ہے کہ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب عمدہ طور پر طباعت کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کرے۔ان دو ضرورتوں کے پیش نظر عربی مطبع کا قائم کرنا ہمارا فرض تھا۔ ایک ضرورت تو ساری جماعت احمدیہ سے متعلق ہے اور دوسری ضرورت ایک معنی سے مقامی ضرورت ہے۔سو الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس فرض کو ادا کرنے کی ایک حد تک توفیق بخشی ہے۔اواخر اگست 1934ء میں مَیں نے احباب کو پریس خریدنے کے لئے چندہ جمع کرنے کی تحریک کی۔اس وقت تک جب کہ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں 50 پونڈز سے کچھ زائد چندہ جمع ہو چکا ہے ۔ چندہ دہندگان کی فہرست عنقریب شائع کر دی جائے گی۔ایک سیکنڈ ہینڈ مشین قاہرہ سے خرید لی گئی ہے۔حروف بالکل نئے خریدے گئے ہیں۔سب سامان اس جگہ پہنچ چکا ہے۔ پریس قائم کرنے کے لئے زمین جماعت احمدیہ کبابیر نے پیش کی ہے۔جس پر فی الحال گزارہ کے موافق مکان بنانا شروع کر دیا ہے۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان سطور کے شائع ہونے تک پریس کام کرنے کے قابل ہو جائے گا۔حکومت فلسطین کی طرف سے پریس قائم کرنے کی اجازت مل چکی ہے۔پریس کی مشین، حروف اور دیگر اشیاء پر اس وقت تک 70 پونڈز خرچ ہو چکے ہیں۔مکان کے بنانے اور پریس کے درست کرنے کے اخراجات کا اندازہ 25،30 پونڈز ہے، گویا کل لاگت 100 پونڈز ہو گی۔اس جگہ کے احباب کے وعدوں کو ملا کر کل رقم چندہ 70 پونڈز ہو جائے گی۔

انشاء اللہ۔ باقی رقم کے لئے اگر بعض دوسرے احباب اس کار خیر میں شرکت فرمائیں تو ان کے لئے دائمی اجر کا موجب ہوگا۔ میں اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتا ہوں۔ اسی ضمن میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خاکسار نے فلسطین گورنمنٹ سے باقاعدہ رسالہ جاری کرنے کے لئے اجازت حاصل کرلی ہے۔ اور جماعتہائے بلاد عربیہ کے مشورہ کے مطابق اب یہ رسالہ ہر قمری مہینہ کی پہلی تاریخ کو ماہوار شائع ہوا کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور پہلا نمبر اس پروگرام کے مطابق یکم شوال 1353ھ یعنی اوائل جنوری 1935ء میں شائع ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

رسالہ کا سالانہ چندہ فلسطین میں چار شلنگ اور دیگر ممالک کے لئے پانچ شلنگ ہوگا۔ ہندوستان میں صرف تین روپیہ سالانہ چندہ ہوگا۔ لمبے نام البشارة الإسلامية الأحمدية کی بجائے اب آئندہ سے رسالہ کا نام البشریٰ ہوگا۔ (الفضل 13/نومبر 1934ء صفحہ8)

رسالہ البشریٰ کے بارہ میں حضرت مولانا ''حیاۃ ابی العطاءؔ'' کے تحت الفرقان میں بھی درج فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:

1931ء میں جب خاکسار بلاد عربیہ کے لئے بطور مبلغ روانہ ہوا تو دل میں ایک عزم یہ بھی تھا کہ وہاں سے باقاعدہ عربی رسالہ جاری کیا جائے۔ اس وقت تک حضرت مولانا شمس صاحب مرحوم وہاں پر ہنگامی حالات کے مطابق مختلف مفید کتب اور ٹریکٹ شائع فرماتے رہے تھے۔ مَیں نے چارج لینے کے بعد ان سے اس عزم کا اظہار کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اخراجات کے لحاظ سے مشکل ہوگا۔ جب مولانا کی روانگی کے بعد مَیں نے احباب جماعت سے مشورہ کیا تو وہ سب اس پر تیار تھے۔ اور مالی بوجھ اٹھانے کے لئے آمادہ۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے پہلے سہ ماہی رسالہ البشارة الإسلامية الأحمدیہ جاری کیا جو تھوڑے ہی عرصہ بعد البشریٰ کے نام سے ماہوار مجلّہ کی صورت میں شائع ہونے لگا۔ الحمد للہ۔ یہ البشریٰ آج تک جاری ہے۔ ہم یہ رسالہ بعض یہودی اور عیسائی پریس میں طبع کراتے تھے۔ کیونکہ وہاں پر اس وقت مسلمانوں کا پریس نہ تھا۔ دل میں بار بار خیال آیا کہ ہمارا اپنا پریس ہونا چاہئے۔ اخویم محترم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم سے مشورہ کے بعد قاہرہ سے ایک سیکنڈ ہینڈ پریس خریدنے کی تجویز ہوئی۔ اب اس کے لئے رقم کا سوال درپیش تھا۔ غالباً 1934ء میں جبکہ مَیں مصر میں تھا حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب مرحوم پہلی مرتبہ بسلسلہ حصول تعلیم ولایت جارہے تھے۔ وہ چند گھنٹوں کے لئے قاہرہ میں بھی تشریف لائے تھے۔ مجھے خیال پیدا ہوا کہ اس موقعہ پر احمدیہ پریس کے لئے تحریک کا آغاز کردینا چاہئے۔ چنانچہ مَیں نے ان دونوں سے اس تجویز کا ذکر کیا۔ انہوں نے غالباً دو دو پونڈز اس فنڈ میں دیئے۔ مَیں نے اس کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت میں تحریک کی۔ چنانچہ ابتدائی فوری ضرورت کے مطابق چندہ اسی موقعہ پر جمع ہوگیا۔

## ایک لطیفہ

اخویم استاذ منیر آفندی الحصنی پہلے سے احمدی تھے۔ ان کے بڑے بھائی السید محی الدین الحصنی المرحوم جو قاہرہ کے بڑے تاجر تھے میرے وقت میں سلسلہ میں داخل ہوئے تھے۔ اور بہت زندہ دل تھے۔ وہ بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ میں نے چندہ کی تحریک کی اور احباب نے چندے لکھوائے اور ادا کرنے شروع کئے تو انہوں نے بھی خاصی رقم چندہ کی دی مگر ظرافت طبع کے طور پر کہنے لگے۔ یا أستاذ إنک أبو العطاء ولکنّک دائماً تحرضنا علی التبرعات فلم لا تسمی اسمک أبا الأخذ؟ کہ اے استاذ، آپ کا نام ابوالعطاء (عطا کرنے والا) ہے مگر آپ ہمیشہ چندوں کی تحریک کرتے رہتے ہیں۔ آپ اپنا نام ابوالأخذ (یعنی لینے والا) کیوں نہیں رکھتے لیتے؟ مَیں نے ہنستے ہوئے جواب دیا کہ راہ خدا میں مال خرچ کرنے کی تحریک کرنا بھی ایک عطا ہے اس لئے میرا نام ابوالعطاء ہی رہنے دیں۔ مجلس میں اس سے خوش طبعی کی لہر پیدا ہوگئی۔ مرحوم محی الدین الحصنی بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ رحمہ اللہ۔

(الفرقان ربوہ، جون 1971ء صفحہ 25تا 26)

## ''البُشریٰ''، کبابیر، فلسطین

البشریٰ کا اجراء حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ اس رسالہ کے تذکرہ کے ذیل میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کے متعلق کسی قدر تفصیل سے بعض معلومات لکھی دی جائیں۔ باقی واقعات اس مفصل بیان کے بعد نقل کئے جائیں گے۔

کبابیر، فلسطین سے شائع ہونے والے اس عربی مجلّہ کے بانی، دیار عربیہ میں خدمات بجالانے والے دوسرے مبلغ، خالد احمدیت، حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری مرحوم تھے۔ اس رسالہ کو آپ نے شوال 1350 ھجری بمطابق مارچ 1932ء میں جاری فرمایا۔ شروع میں اس کا نام '' البشارة الإسلامية الأحمدية'' تھا مگر جنوری 1935ء میں یہ ''البشریٰ'' کے نام سے شائع ہونے لگا۔

عام طور پر یہ رسالہ عربی زبان میں ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی انگریزی زبان میں بھی مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ یہ رسالہ زیادہ تر ان ممالک میں جاتا رہا ہے جہاں عربی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اب عمومی مقامی ضروریات کو پورا کرتا ہے اور بعض ہمسایہ ممالک میں بھی ارسال کیا جاتا ہے۔

دیار عربیہ میں جماعت کا یہ ترجمان مجلّہ خدا کے فضل سے 70 سال سے زائد عرصہ سے خدمت اسلام کی توفیق پا رہا ہے۔ چنانچہ کبھی تو یہ یہود کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی ذات پاک پر چلائے گئے زہرناک تیروں کے سامنے سینہ سپر رہا۔ کبھی بڑے بڑے پادریوں کے ساتھ ہونے والے تحریری مناظرات کے لئے میدانِ کارزار بنا رہا۔ کبھی بہائیوں کی خلافِ اسلام سازشوں کو بے نقاب کرتا رہا۔ اور کبھی حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے دفاع میں غیر احمدی علماء کے ساتھ نبرد آزما رہا۔ اسلام کی وہ اصل اور حسین شکل جو مسیح محمدی نے اس دور میں دوبارہ پیش کی ہے اسے اس مجلّہ نے عربوں کے سامنے کچھ ایسے دلربا انداز میں پیش کیا کہ وہ انگشت بدنداں رہ گئے اور ان میں سے کئی صلحاء العرب و ابدال الشام آپؑ اور آپ کے آقاؐ پر درود وسلام بھیجنے لگے۔

## مدیرانِ ''اَلْبُشْریٰ''

جن احباب کو اب تک ''البشریٰ'' کی ادارت کی سعادت ملی ہے ان کے اسمائے گرامی مع عرصۂ ادارت درج ذیل ہیں۔

- ......حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری مرحوم (1932ء-1937)
  (اس دوران حضرت منیر الحصنی الشامی صاحب مرحوم آپ کی معاونت فرماتے رہے)
- ......مولانا محمد سلیم صاحب مرحوم (1937-1938ء)
- ......مولانا چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم (1938ء-1955ء)
- ......مولانا جلال الدین صاحب قمر (1956ء-1965ء)
- ......مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر (1966ء-1967ء)
- ......مولانا بشیر الدین عبید اللہ صاحب مرحوم (1968ء-1971ء)
- ......مولانا محمد منور صاحب مرحوم (1972ء-1973ء)
- ......مولانا جلال الدین صاحب قمر (1973ء-1977ء)
- ......مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر (1977ء-1981ء)
- ......مکرم فلاح الدین عودہ صاحب (1981ء-1991ء)
- ......مولانا محمد حمید کوثر صاحب (1991ء-1998ء)
- ......مکرم موسیٰ اسعد عودہ صاحب (1999ء-2000ء)
- ......مکرم فلاح الدین عودہ صاحب (2000ء-2001ء)
- ......مکرم ڈاکٹر ایمن فضل عودہ صاحب (2002ء تا حال)

## اثر و نفوذ

ذیل میں بعض غیر از جمات عرب شخصیات کی چند شہادتیں درج کی جاتی ہیں جن سے بخوبی پتہ لگتا ہے کہ یہ رسالہ عالم عرب میں کس قدر مقبول تھا اور اس نے خدا کے فضل سے کس قدر شاندار خدمت اسلام کی ہے۔

## شرعی عدالت کے وکیل کا تبصرہ

یافا، فلسطین کے اخبار "الصراط المستقیم" کے مالک اور ایڈیٹر شیخ عبداللہ افندی القلقیلی نے رسالہ البشریٰ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:

البشریٰ کا دوسرا شمارہ ایک نئی رائے لئے ہوئے سامنے آیا ہے کہ حقیقی عہد نامہ جدید تو قرآن کریم ہے نہ کہ انجیل جیسا کہ عیسائی خیال کرتے ہیں۔ نیز یہ کہ یوحنا نے ہمارے نبی ﷺ کے ظہور کی پیشگوئی کی تھی......... قوم نصاریٰ کے ردّ میں جناب جالندھری صاحب نے جو کچھ تحریر کیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ تورات، انجیل اور دیگر صحف انبیاء کا بڑا گہرا علم رکھتے ہیں کیونکہ موصوف اپنے ہر دعوے کو اہلِ کتاب کی کتب سے ثابت کرکے دکھاتے ہیں۔ آپ کے دلائل نہایت پختہ اور واضح ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ موصوف کو خود خدا تعالیٰ نے عیسائی پادریوں کے مقابلے اور ان کے جھوٹ کا پول کھولنے کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اگر آپ کو کچھ عرصہ مہلت ملی تو آپ لازماً ان لوگوں کو شکست سے دوچار کردیں گے اور لازماً نصاریٰ میں سے بہتوں کو اسلام کی طرف ہدایت دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

(اخبار الصراط المستقیم 26/ ربیع الأول 1354ھ شمارہ 847۔ بحوالہ "البشریٰ "فلسطین جون 1935 جلد اول شمارہ 6)

## روح القدس سے تائید یافتہ

شرق اردن سے جماعت اخوان المسلمین کے ایک ممبر نے ایڈیٹر البشریٰ کے نام اپنے 18-12-1936 کے خط میں لکھا:

آپ کا موقر رسالہ اتفاقاً میرے ہاتھ لگا اور مَیں نے فوراً ہی اس کے سارے مضامین پڑھ ڈالے۔ اس میں شائع ہونے والی یہ تحقیقات آپ کی وسیع معلومات، پختہ ایمان اور مضبوط عقیدہ پر گواہ ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مجلّہ کے شائع کرنے کے پیچھے، خدا تعالیٰ سے گہرا اخلاص، نیک نیتی اور سچائی سے گہرا پیار کارفرما ہے۔ یوں لگتا ہے کہ وہ قلم جو اس مجلّہ کو تحریر کرتا ہے اور اس جماعت کے منکرین کے جواب دیتا ہے وہ روح القدس سے تائید یافتہ ہے۔

("البشری" فلسطین دسمبر 1936ء جلد دوم شمارہ 12)

## کامیاب دفاع رسولؐ پر مبارکباد

1970ء میں ایک یہودی اخبار میں ہمارے سید و مولیٰ، سید المرسلین، خاتم النبیین محمد ﷺ کے خلاف ایک مضمون نشر ہوا۔ ''البشریٰ'' نے فوراً اس کا ایسا دندان شکن جواب دیا کہ غیر از جماعت احباب نے بھی دلی مبارکباد دی۔ اس ضمن میں موصول ہونے والے پیغامات میں سے دو درج ذیل کئے جاتے ہیں:

**پیغام نمبر:1**۔ یہ خط عکا شہر کی مجلس اوقاف اسلامیہ کے سیکرٹری مکرم محمد حبیشی صاحب کی طرف سے تھا۔ انہوں نے لکھا کہ ہم آپ کے شکرگزار ہیں اور آپ کی پرزور تائید کرتے ہیں کہ آپ لوگ آگے بڑھے اور رسولِ انسانیت اور امن وسلامتی کے پیکر سیدنا محمد ﷺ کے دفاع کا جھنڈا تھام لیا۔ آپ ﷺ تو ہدایت اور دین حق لے کر آئے تھے تاکہ اسے سب ادیان پر غالب کردیں خواہ کافر اسے ناپسند ہی کیوں نہ کریں۔ ہم آپ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتے ہیں کہ 24/اپریل 1970ء کو اخبار'' یدیعوت احرونوت''، میں حضرت خاتم النبیین و المرسلین کے خلاف چھپنے والے افتراء کا آپ نے خوب ردّ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و مددگار ہو۔ آمین۔

**پیغام نمبر 2:** دوسرا خط کابل سے مکرم محمد علی ریان صاحب کا تھا۔ انہوں نے تحریر فرمایا: میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اخبار'' یدیعوت احرونوت'' میں حضرت محمد ﷺ کے خلاف چھپنے والے مقالہ پر خوب احتجاج کیا اور نہایت کامیاب دفاع کیا۔ اس مقالے کے خلاف یہی ایک احتجاجی جواب ہے جو میری نظر سے گزرا ہے حالانکہ ان ممالک میں بے شمار اسلامی تنظیمات ہیں۔

(''البشری'' فلسطین جلد 30 شمارہ 6-7)

## ''اَلْبُشْریٰ''، جامعہ احمدیہ ربوہ

شاید یہاں پر یہ بتانا مفید ہو کہ البشریٰ ہی کے نام سے پاکستان سے بھی عربی زبان میں ایک رسالہ نکلتا رہا ہے۔ یہ سہ ماہی رسالہ 1958ء سے شروع ہو کر 1973 تک جاری رہا۔ اس کا پہلا شمارہ جولائی 1958ء میں نکلا۔ اس کے بھی بانی اور سب سے پہلے رئیس التحریر حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری مرحوم تھے۔

مارچ 1959ء کے شمارہ سے اہم تبدیلی یہ ہوئی کہ یہ رسالہ جامعہ احمدیہ ربوہ کے زیر انتظام شائع ہونا شروع ہوا اور مکرم و محترم ملک مبارک احمد صاحب مرحوم استاذ الجامعہ اس کے رئیس التحریر مقرر ہوئے۔

1973ء میں حضرت سید میر داؤد احمد صاحب کی وفات کے ساتھ ہی علم و تحقیق کا یہ عظیم عربی مجلّہ بھی اخبارات و رسائل کے افق سے غائب ہوگیا۔

(ماخوذ از رسالہ بدر قادیان 25/ دسمبر 2002ء مضمون مکرم عبد المؤمن طاہر صاحب)

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

**حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کی جو بارش برسائی وہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ہمیشہ برسنے والی بارش ہے۔ اللہ تعالیٰ آج آپ کی وفات کے سو سال گزرنے کے بعد بھی اپنے فضلوں سے ہر آن آپ کی جماعت کو نواز رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ نوازتا رہے گا۔**

(فرانس اور جرمنی میں مساجد کے افتتاح، ہالینڈ کے جلسہ سالانہ اور بلجیم میں انصار اللہ کے اجتماعات کی تقریبات میں شمولیت اور اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید اور قبولیت کے غیر معمولی نشانات اور افضال کا ایمان افروز تذکرہ)

مسجد فضل کے علاقہ کی ممبر پارلیمنٹ کی طرف سے برطانوی پارلیمنٹ ہاؤس میں خلافت جوبلی کے حوالہ سے منعقدہ ایک استقبالیہ تقریب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد، خلافت کے اہم کام، اسلام کی امن پسند تعلیم، دنیا میں قیام امن کے سلسلہ میں بڑی طاقتوں کی ذمہ داریوں، آج کل کے عالمی اقتصادی بحران کے اسباب اور سودی نظام کی تباہ کاریوں وغیرہ موضوعات پر حضور انور کا نہایت پُرمغز اور جامع خطاب کا تذکرہ۔

**پارلیمنٹ ہاؤس میں اسلام کا پیغام سننا اور دلچسپی سے سننا ان لوگوں کی بدلتی ہوئی سوچوں کی عکاسی کرتاہے۔ اور یہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہی یہ کام ہو رہا ہے۔**

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 24 / اکتوبر 2008ء بمطابق 24 / اخاء 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ - اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی اولاد کی آمین پر کہا گیا ایک طویل منظوم کلام ہے یا ایک کہی گئی نظم ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا ذکر ہے اور ان فضلوں کے ذکر کے ساتھ ہر بند اس طرح بند ہوتا ہے یا اس کے آخر پر اس طرح مصرعہ آتا ہے کہ

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

یعنی پاک ہے وہ جس نے میرے دشمنوں کو پکڑا، یا انہیں ذلیل و رسوا کیا۔ اس کلام کا ایک شعر یہ بھی ہے کہ ؎

ہوا مَیں تیرے فضلوں کا منادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کی جو بارش برسائی وہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ہمیشہ برسنے والی بارش ہے۔ اللہ تعالیٰ آج آپؑ کی وفات کے سو سال گزرنے کے بعد بھی اپنے فضلوں سے ہر آن آپؑ کی جماعت کو نواز رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ نوازتا رہے گا اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی منادی رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں اس یقین پر قائم فرما گئے ہیں کہ یہ فضل جو تم پر برستے ہیں یا برستے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ یہ آخری نتیجہ تک پہنچیں گے۔ ہاں راستے کی روکیں آتی رہیں گی لیکن اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے دور بھی فرماتا رہے گا اور ترقی کرتے چلے جانا اور آگے بڑھتے چلے جانا اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا مقدر ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں: ’’وہ اس سلسلے کو پوری ترقی دے گا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد‘‘۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304۔ مطبوعہ لندن)

پھر آپ دشمن کے ہنسی ٹھٹھے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ’’اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے......‘‘ یعنی اللہ تعالیٰ پھر دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے...... ’’اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں‘‘۔ (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304۔ مطبوعہ لندن)

پس اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اگر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام کو کمال تک پہنچانا ہے اور یقیناً پہنچانا ہے تو اس کے لئے خدا تعالیٰ نے نظام خلافت آپ کی جماعت میں قائم فرمایا ہے تا کہ آپ کے سپرد جو کام کیا گیا تھا اس کی اللہ تعالیٰ تکمیل فرمائے اور جماعت کو ایک ہاتھ پر اکٹھا رکھ کر وحدت پیدا کرے تا کہ وہ ایک جان ہو کر کام کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں اور ہمیشہ بنتے چلے جائیں۔ شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے منادی بنیں اور پھر ترقی کی منازل پھلانگتے ہوئے طے کرتے چلے جائیں۔ پس جماعت کی ترقی جو ہم ہر آن دیکھتے ہیں اس بارہ میں کسی کے ذہن میں یہ خیال نہیں آنا چاہئے کہ ہم نے یہ یہ قربانیاں دیں تو ہمیں کامیابی ملی یا ہم نے یہ سکیم بنائی جس سے ہم نے یہ مقاصد حاصل کئے۔ جماعت کی جو یہ سب کچھ ترقیات ہم ہر جگہ دیکھ رہے ہیں، بعض ملکوں میں باوجود مخالفتوں اور مشکل حالات کے یہ ترقی نظر آتی ہے، یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور وعدوں کے مطابق ہے۔ اس میں ہلکا سا بھی کسی انسانی کوشش کا کمال یا دخل نہیں ہے۔ اور جب تک ہم ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کے شکرگزار بندے بنے رہیں گے یہ ترقیاں ہمیں نظر آتی رہیں گی۔ خدا کرے کہ ہم صدق سے خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنے رہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے اُن تمام فضلوں سے حصہ لیتے رہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کے لئے مقدر ہیں۔ ہر قسم کی بڑائی سے ہمارے دل و دماغ پاک رہیں۔

گزشتہ دو ہفتوں میں، جو میرے سفر کے تھے، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش ہوئی ہے اور آنحضرت ﷺ کے عاشقِ صادق کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے جو حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق دی اس کا کچھ ذکر کرتا ہوں۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں، گزشتہ دنوں مَیں سفر پہ رہا ہوں اور اس دوران فرانس اور جرمنی میں مسجدوں کے افتتاح ہوئے۔ہالینڈ کا جلسہ تھا، بیلجیم میں انصاراللہ کا اجتماع تھا ان میں شمولیت کی توفیق ملی۔

فرانس میں پیرس کے بالکل قریب بلکہ پیرس شہر کا ایک حصہ ہی کہنا چاہئے شہر کا نام سینٹ پیری (Saint Prix) ہے، جماعت کو مسجد بنانے کی توفیق ملی اور یہ فرانس میں ہماری پہلی مسجد ہے۔اس بارہ میں آپ سن چکے ہیں۔

1924ء میں جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انگلستان اور یورپ کے دورے پر آئے تھے تو یہاں تو مسجد فضل لندن کی بنیاد رکھی تھی اور کانفرنس بھی ہوئی تھی جو ویمبلے کانفرنس کے نام سے مشہور ہے۔بہر حال اس وقت جو بات مَیں کہنی چاہتا ہوں کہ اس دورہ کے دوران حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیرس بھی گئے تھے وہاں جماعت تو تھی نہیں لیکن بہر حال اس زمانہ میں غیر احمدی مسلمانوں کی ایک نئی مسجد حکومت کی مدد سے تعمیر ہوئی تھی اور آپؓ وہاں تشریف لے گئے تھے اور اُس وقت اس کی تازہ تازہ تعمیر مکمل ہوئی تھی اور اس مسجد میں آپؓ نے پہلی نماز ادا کی تھی یا اس مسجد کی جو پہلی نماز تھی وہ آپؓ نے پڑھائی تھی۔ وہاں آپؓ کے ساتھ جو بہت سارے جماعتی بزرگ تھے، اس قافلے میں صحابہؓ بھی تھے، جن میں حضرت مرزا شریف احمدؓ صاحب بھی تھے تو آپؓ نے ان سب کے کچھ گروپ بنائے کہ فرانس میں تبلیغ کے لئے مختلف لوگوں اور طبقوں سے رابطے کریں۔ بہر حال وہاں آپؓ کا مختصر قیام تھا۔ ہر ایک کو جو جو کام سپرد کیا گیا تھا وہ انہوں نے کیا۔ کچھ رابطے بڑھے۔لوگ ملنے بھی آتے رہے لیکن باقاعدہ جماعت تو قائم نہیں ہوئی۔ بہر حال ایک جماعت کے تعارف کی وہاں بنیاد پڑ گئی۔وہاں بعد میں ہمارا مشن بھی کھلا لیکن اپنی عمارت نہیں تھی۔ خلافت رابعہ میں وہاں جگہ خریدی گئی جس میں ایک گھر بھی بنا ہوا تھا اور شروع میں وہی جماعت کی مسجد تھی، وہی مشن ہاؤس تھا۔اس کے ایک ہال میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش تو نہیں رکتی۔ پھر جماعت نے اس دَور میں ہی چند سالوں بعد اس گھر کے صحن میں ایک عارضی ہال یا مسجد بنائی۔نماز اور جمعہ پڑھنے کے لئے جماعت کی تعداد زیادہ بڑھ رہی تھی۔ یہاں اس وقت اس علاقہ میں جماعت کی مخالفت کی رو بھی چلی۔اس وجہ سے کہ عموماً مسلمانوں کا تاثر غلط تھا اور ان کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا تھا اور ایک وقت ایسا آیا جیسا کہ پہلے بھی میں بتا چکا ہوں کہ اس علاقہ کے جو میئر تھے وہ ہماری اس عارضی مسجد میں جوتوں سمیت آ گئے اور جماعت کے افراد کو بڑا بُرا بھلا کہا۔ وہاں صفوں پر جہاں نمازیں پڑھی جاتی تھیں ان لوگوں کا جوتوں سمیت آنا جماعت کے لئے بڑا تکلیف دہ تھا۔ بہر حال صبر کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔

2003ء میں اس گھر کے ساتھ ہی ایک اور گھر خریدا گیا اور پھر 2006ء میں ساتھ ہی ایک اور خریدا گیا۔اب یہ کافی بڑی جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے پاس ہے۔تین گھر اکٹھے ہیں اور ان کے پیچھے کافی بڑا صحن ہے یا جگہ ہے اور اسی وسیع جگہ میں اب جماعت نے مسجد بنائی ہے۔ یہاں باقاعدہ مسجد ہے جس میں رہائش کا انتظام بھی ہے، گیسٹ ہاؤس بھی ہے، مشنری کا گھر بھی ہے اور بڑے فنکشنز کے لئے اب وہاں بڑا کچن اور بڑا ڈائننگ ہال بھی انہوں نے بنا لیا ہے۔تو اللہ تعالیٰ نے یہ فضل فرمایا کہ خوبصورت مسجد وہاں بن گئی۔ وہی میئر صاحب جو غیظ وغضب کی حالت میں ہماری مسجد میں آئے تھے اتنے پیار اور محبت سے جماعت کا اب ذکر کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ یہ وہی شخص ہے؟ اور اگر ذکر ہو تو اپنے سابقہ رویّہ پر ان کے چہرے سے شرمندگی بھی ٹپکتی ہے، افسوس بھی ہوتا ہے۔ اس دن جس دن جمعہ پر مسجد کا افتتاح ہوا ہے، باوجود اس کے کہ غیروں کو، مہمانوں کو شام کو فنکشن پہ بلایا گیا تھا۔ یہ میئر صاحب جمعہ کے وقت تشریف لے آئے اور جب مَیں نے تختی کی نقاب کشائی کی اس وقت وہ بھی وہاں رہے۔ پھر انہوں نے خطبہ بھی سنا اور دوسرے کمرے میں جمعہ کے دوران بھی رہے اور اخباری نمائندوں کو انٹرویو دیا کہ اب مَیں ضمانت دیتا ہوں کہ یہ جماعت ایسی ہے کہ نہ صرف جس سے کوئی خطرہ نہیں بلکہ اس طرح ہے جس طرح ہم میں سے ہی ہیں اور ان کا دنیا کو خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلانے اور امن قائم کرنے کے علاوہ کوئی مقصد نہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ دلوں کو بدلتا اور پھیرتا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے وہاں اپنے خطبہ میں بھی کہا تھا کہ اب تبلیغ کا میدان کھلے گا اس لئے تیار ہو جائیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہی ہو رہا ہے۔لوگ مسجد دیکھنے آ رہے ہیں۔ تیونس کے ایک مسلمان جو قریب ہی رہتے ہیں مسجد دیکھنے آئے وہ بڑے حیران تھے کہ آپ کو مسجد بنانے کی اجازت کس طرح مل گئی۔ یہاں کا یہ میئر اور کونسل مسلمانوں کے بارے میں بڑے سخت لوگ ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جو مسلمانوں کے حق میں ظالم میئر مشہور ہے اس نے نہ صرف اجازت دی بلکہ اخبار میں اپنا یہ پیغام بھی شائع کرایا۔

وہاں کا ایک اخبار ہے Le' Parisien اس کی 10/اکتوبر کی اشاعت میں لکھا ہے کہ علاقہ کے میئر Jean Pierre Engalbert نے اپنا بیان دیا کہ یہ غیر معروف جماعت ایک امن پسند اور بہت قابل احترام اسلام کو پیش کرتی ہے۔ وہی جو اسلام کے خلاف نظریہ تھا وہ ’’ایک قابل احترام اسلام کو پیش کرتی‘‘ کا فقرہ استعمال کیا۔ کہتے ہیں کہ ’مَیں ان کے امن پسند ہونے کا گواہ ہوں۔ یہ لوگ مکمل طور پر معاشرے میں گھل مل گئے ہیں اور شہری فلاحی کاموں میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے اپنے تمام ہمسایوں کو ڈنر پہ مدعو کیا ہے جس میں بعض سفارتکار اور دیگر ملکوں کے مہمان شرکت کریں گے‘‘۔

اسی اخبار نے جماعت کا تعارف بھی کرایا ہے کہ یہ 1889ء میں انڈیا میں قائم ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ اور کئی ملینز میں دنیا کے 190 ممالک میں پھیلی ہوئی ہے اور تشدد کے خلاف ہے ان کو تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ’محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں‘ ان کا ماٹو ہے۔ تو اس طرح کی خبریں شائع ہوئی ہیں۔ (اخبار Le' Parisien .10/اکتوبر 2008ء)

خدا تعالیٰ اسی طرح سوچیں بدلتا ہے۔ اب مختلف اخباروں کے ذریعہ جیسا کہ مَیں نے کہا چرچا بھی ہو رہا ہے لوگ مسجد دیکھنے کے لئے آتے ہیں اور پھر یہ لوگ اور اخبارات اور میڈیا اسلام کی تعلیم، مسجد کا مقصد اور احمدیت کا پیغام دنیا تک پہنچا رہے ہیں۔ امیر صاحب تو وہاں اس دن اخبار والوں اور آنے والے مہمانوں کو دیکھ دیکھ کر پریشان ہو رہے تھے۔ بعد میں جو رپورٹ آئی کہ بہت زیادہ تعداد میں لوگ آ رہے ہیں تو وہ لوگ تو کبھی یہ توقع نہیں کر سکتے تھے کہ اس قدر ہماری مشہوری اور پبلسٹی ہو گی اور یوں لوگوں میں دلچسپی پیدا ہو گی۔ یہ سب اُس خدا کے کام ہیں جو وقت آنے پر اپنی قدرت کے نظارے دکھاتا ہے۔

فرانس کے نیشنل ٹی وی نے جمعہ والے دن شام سات بجے کی خبروں میں پہلی بار جماعت کے حوالے سے کوئی خبر نشر کی ہے اور کافی تفصیل سے خبر دی، جہاں مجھے نقاب کشائی کرتے ہوئے دکھایا اور خطبہ کی جھلکیاں دکھائیں۔ ایم ٹی اے کا تعارف بھی کرایا کہ ان کا ایم ٹی اے کا چینل بھی ہے۔ مسجد کے مختلف مناظر دکھائے۔

اسی طرح TV24 ان کا ایک چینل ہے۔ اس نے بھی افتتاح کی ساری تقریب دکھائی اور پھر اس کے بعد اس نے ڈاکومینٹری پروگرام بنایا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں بتایا، جماعت کے بارے میں بتایا، تعارف پیش کیا، ٹی وی چینل کے بارے میں بتایا۔ مسجد مبارک فرانس کے اندر اور باہر کے مناظر دکھائے اور پھر آخر میں برلن مسجد کے بارے میں بتایا کہ وہاں بھی اسی طرح 17/اکتوبر کو افتتاح ہو گا۔

یہ ٹی وی چینل فرانس 24، یہ بی بی سی کی طرح کا چینل ہے اور انگلش، فرنچ، عربی میں ساری دنیا میں دیکھا جاتا ہے، پانچوں براعظموں میں۔ تو اس ٹیلیویژن چینل نے چار بار یہ پروگرام نشر کیا۔ دو مرتبہ انگریزی زبان میں اور ایک مرتبہ فرنچ میں اور عربی زبان میں اور پھر اس نے آخر میں یہ کہا کہ آج دنیا کے سارے احمدی کہہ سکتے ہیں کہ فرانس میں Saint.prix کے مقام پر ہماری مسجد موجود ہے۔

اوّل تو ہمارے پاس اتنے ذرائع نہیں تھے کہ کروڑوں خرچ کر سکیں اور اگر ہوتے بھی تو اس طرح کوریج نہ ملتی جس طرح خود میڈیا نے آ کے کوریج دی ہے اور اس تعارف کی وجہ سے جتنے فرانکوفون ملک ہیں خاص طور پر افریقہ کے وہاں کے ٹی وی چینلز نے بھی یہ افتتاح دکھایا اور اس طرح ماریشس میں بھی۔ گویا اس ایک مسجد نے دنیا کے کئی ممالک میں جماعت کا تعارف کروایا اور تبلیغ کے نئے راستے کھلے۔

شام کو اس دن وہیں مسجد کے احاطہ میں ریسپشن بھی تھی جس میں سرکاری افسران، سفارتکار اور ہمسائے وغیرہ آئے ہوئے تھے۔ اخباری نمائندے بھی تھے۔ وہاں مجھے اسلام کی تعلیم پیش کرنے کا موقع ملا اور بعض عورتیں اور مرد جب اسلام کے ابتدائی دنوں میں مظالم کا حال سنتے تھے جس کا مَیں نے ذکر کیا تو بعد میں بعضوں نے جذباتی ہو کر اس کا اظہار کیا کہ ہمیں تو آج تک کبھی بتایا ہی نہیں گیا کہ مسلمانوں پر بھی ظلم ہوا ہے۔ ہمارے سامنے تو جو اسلام کا تصور پیش کیا گیا ہے وہ صرف اور صرف ظالم اسلام کا تصور پیش کیا گیا ہے۔

ایک جرمن سفارتکار وہاں آئے ہوئے تھے، ان سے باتیں بھی ہوتی رہیں۔ کہنے لگے کہ جرمنی میں بعض نوجوانوں میں اسلام قبول کرنے کی رَو چلی ہوئی ہے اور کہتے ہیں کہ میری تو یہ دعا ہے کہ اگر ان جرمنوں نے مسلمان ہونا ہے تو وہ احمدی مسلمان ہوں تاکہ کم از کم حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والے تو ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ مَیں مڈل ایسٹ کے بعض ممالک میں بھی رہا ہوا ہوں۔ وہ پروٹسٹنٹ ہیں لیکن کہتے ہیں کہ مَیں نے قرآن کریم بھی رکھا ہوا ہے اور بڑی عزت اور احترام قرآن کریم کا بھی کرتا ہوں۔ بہر حال یہ تبلیغ کا نیا سلسلہ شروع ہو گیا ہے اور نئے نئے راستے کھل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج بھی پیدا فرمائے۔

فرانس کے بعد ہالینڈ کا جلسہ تھا، وہاں گئے۔ یہاں بھی جوبلی جلسے کے حوالے سے بعض اخباری نمائندوں نے اس کی کوریج کی اور جماعت کا تعارف کافی اچھے طبقہ میں پھیل گیا جو ویسے ناممکن تھا۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو گن گن کر زندگیاں گزار دیں تب بھی وہ فضل ختم نہیں ہو سکتے۔

ہالینڈ کے بعد پھر برلن کے لئے روانگی تھی۔ 6-5 گھنٹے کا سفر طے کر کے وہاں پہنچے۔ برلن مسجد کا افتتاح اپنی اہمیت کے لحاظ سے تو ایک اہم موقع تھا ہی۔ لیکن علاقہ کے مخالفین میں جماعت کے بارہ میں جو بڑے غلط خیالات رکھتے تھے۔ (رکھتے ہیں تو نہیں کہ اب کافی حد تک صاف ہو گیا ہے) ان کی وجہ سے

امیر صاحب اور انتظامیہ بڑی پریشان تھی کہ پتہ نہیں افتتاح والے دن کیا ہو جائے گا کیونکہ ان کا ہنگامے کا پروگرام بھی تھا۔ کسی بھی قسم کی پریشانی سے بچنے کے لئے، علاوہ مقامی لوگوں کے شور شرابے کے، انتظامیہ کی طرف سے بھی کوئی پریشانی ہو سکتی تھی، انہوں نے احمدیوں کو پابند کر دیا تھا کہ سوائے جن کو آنے کی اجازت دی گئی ہے یا جن کو دعوت نامے دیئے گئے ہیں، اس کے علاوہ اور لوگ نہ آئیں۔ ایک لحاظ سے ان کی یہ احتیاط صحیح بھی تھی لیکن ضرورت سے زیادہ احتیاط کی گئی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے ایسے انتظامات فرما دیئے کہ دائیں بازو کی بڑی پارٹی جس نے مسجد کے خلاف افتتاح والے دن جلوس نکالنا تھا اس نے ایک دن پہلے اعلان کر دیا کہ ہم جماعت کے خلاف یا مسجد کے خلاف کوئی جلوس نہیں نکالیں گے۔ گویا اپنی طرف سے پوری یقین دہانی کرا دی۔ لیکن اخبار والوں کو اور پولیس کو باوجود اس اعلان کے یہ شک تھا کہ یہ درست بھی ہے کہ نہیں۔ ان کے خیال میں اتنی جلدی یہ فیصلہ بدل نہیں سکتے تھے۔ کہیں دھوکہ نہ ہو۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے تو ایسی ہوا چلتی ہے کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ جماعت کے افراد اور مبلغین تو ایک عرصہ سے غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اسلام کی حقیقی تعلیم، مسجد کا مقصد، عورت کی آزادی، یا اسلام کی شدت پسند تعلیم کا جو تصور مغرب میں ہے اس کے بارہ میں سوالات وہاں ہوتے ہیں ان کے مناسب جواب دیئے جا رہے تھے لیکن ان لوگوں کی تسلّی نہیں ہو رہی تھی۔ ہر روز کوئی نہ کوئی نئی بحث چل جاتی تھی۔ ایک دم جو یہ کایا پلٹی ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے علاوہ اس کو اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ بہرحال جہاں مخالفین نے مظاہرے کا اعلان کیا تھا وہاں شرفاء نے بھی ہمارے حق میں مظاہرے کا اعلان کیا تھا۔ آخر شرافت کی فتح ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اِن شرفاء کے دل مزید کھولے اور وہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو سمجھنے والے بھی بنیں۔

افتتاح سے پہلے ایک اخبار نے لکھا (ٹائیٹل اس نے لگایا کہ ''نو تعمیر شدہ مسجد کے لئے مبارکباد'') قرآن گمشدہ کناروں سے ہر ایک کو نظر آنے والی عمارتوں میں منتقل ہو رہا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ مسلمان جرمنی کا باقاعدہ حصہ بن گئے ہیں۔ مبصر نے کہا کہ احمدی، سُنّی اور شیعہ جو بھی مساجد بنا رہے ہیں ان کے خیالات ایسے ہیں جیسے C.C.U پارٹی کے پچاس کی دہائی کے دوران تھے۔ مثلاً اگر عورت نوکری کرنا چاہے تو پہلے شوہر سے اجازت لے۔ آج کے یورپ میں اور طرح طرح کے خیالات رواج پا چکے ہیں۔

پھر آگے لکھتے ہیں کہ مسلمان جرمنی میں جہاں کہیں بھی مسجد بنائیں ہم ان کو مبارکباد دے سکتے ہیں۔ لیکن ان کو شہری فرائض سے بری الذمہ نہیں کرنا چاہئے۔ ہم تو یہ چاہتے بھی نہیں۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ مذہبی آزادی ہونی چاہئے اور ہر مسلمان کو قانون کا پابند ہونا چاہئے۔ لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کا دینی جوش دیکھ کر کیتھولک اور پروٹسٹنٹ بھی مذہب کی طرف زیادہ متحرک ہو رہے ہیں، مسابقت کی رو سے ترقی ہوتی ہے۔ مذہب پر بھی یہ قانون اطلاق پاتا ہے۔ کاش کہ آزادی کا یہ جو نظریہ ہے، سوچ ہے، یہ مسلمان بھی سمجھ سکیں اور جماعت کے بارے میں جو غلط قسم کی باتیں عوام الناس میں پھیلائی جاتی ہیں وہ بدلیں اور رواداری کی اپنے اپنے ملکوں میں خاص طور پر پاکستان میں فضا پیدا کریں۔

بہرحال اخبارات اور علاقہ کی مخالفت نے افتتاح سے پہلے ہی مسجد کو اتنی شہرت دے دی تھی کہ افتتاح کے لئے خود بخود ہی رابطے ہوتے چلے گئے ہیں اور لوگوں کا تجسس بھی بڑھتا چلا گیا۔ جب جمعہ پڑھ کے مَیں نکلا ہوں تو کافی دور سے ایک جرمن عورت آئی کہ مَیں یہاں کی پرانی رہنے والی ہوں۔ اخباروں اور ٹیلیویژن پہ کل سے مَیں دیکھ رہی ہوں کہ ایک مسجد کا افتتاح ہے اور یہاں خلیفہ آیا ہوا ہے تو مَیں دیکھنا چاہتی تھی کہ وہ کیا ہے۔ اس طرح لوگوں کو تجسس پیدا ہوا خاص طور پر وہ مجھے ملنے آئی تھی۔

جمعہ سے ایک دن پہلے جمعرات کی رات کو، غیر مسلم مہمانوں کے اعزاز میں ایک عشائیہ دیا گیا تھا۔ اس میں جرمن پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر بھی شامل ہوئے تھے اور بھی کئی ممبر شامل تھے۔ میئر تھے، ان کے خاص نمائندے تھے، ایمبسیڈر یا دوسرے سفارتکار تھے۔ بعض معززین کو وہاں بولنے کا موقع بھی دیا گیا۔ انہوں نے جماعت کے بارے میں بڑے عمدہ خیالات کا اظہار کیا۔ آخر پر مَیں نے بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم اور مسجد کے حوالے سے، مسجد کی کیا اہمیت ہے اور ہماری تعلیم کیا ہے ان کو بتایا تو سارے سننے والوں نے، شامل ہونے والوں نے، نہ صرف غور سے سنا بلکہ ان کے چہرے کے تاثرات اور بعض موقعوں پر سر ہلانے سے لگتا تھا کہ ان کو بہت دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔ یہ باتیں عجیب بھی لگ رہی ہیں اور دلچسپی بھی پیدا ہو رہی ہے بلکہ بعض لوگ تو نوٹس بھی لیتے جا رہے تھے۔ پھر بعد میں مجھے ملے ہیں تو اس بات کا انہوں نے اظہار کیا ہے کہ اسلام کے بارے میں انہیں بہت سی نئی باتوں کا پتہ لگا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس موقع کو بھی دنیا بھر کے میڈیا نے کور (Cover) کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ اور تعارف کے مزید میدان کھلے ہیں۔

دنیا بھر میں تقریباً 148 اخبارات اور رسائل نے مسجد خدیجہ برلن کے افتتاح کے بارے میں خبر نشر کی ہے۔ جرمنی کے علاوہ 16 ممالک کے اخبارات نے خبریں شائع کیں۔ ان میں امریکہ، آسٹریا، ترکی، بحرین، نیوزی لینڈ، انگلستان، پاکستان، سری لنکا، کینیڈا، کویت، فرانس، سکاٹ لینڈ، انڈیا، تائیوان، سعودی عرب اور آسٹریلیا۔ اور خبر رساں ایجنسیاں اور میگزین اور اخبارات میں C.N.N ، گُوگل نیوز، گلف نیوز، ایسوسی ایٹڈ پریس، Zimbo نیوز ایجنسی، ورلڈ نیوز نیٹ ورک، نیوز ڈے ڈاٹ کام، رائٹرز، یورو اسلام، یاہو نیوز، انٹرنیشنل ہیرالڈ وغیرہ نے خبریں دیں۔ اخبارات میں گارڈین UK نے اور اڈو یچے ویلے (جرمنی میں)، آئی ٹی این، اے بی سی نیوز (یو ایس اے کا)، سپیگل جرمنی کا ہے، ایم ایس این بی سی امریکہ کا ہے، یو ایس اے ٹوڈے، واشنگٹن پوسٹ، ٹائمز آف انڈیا ان سب نے خبریں دیں۔ بڑے وسیع پیمانے پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعارف کا میدان کھلا ہے۔ جو جرمن اور دوسری دنیا میں الیکٹرانک میڈیا میں آیا اس میں جاپان، چیک ریپبلک، پولینڈ، ہالینڈ، اٹلی، سوئٹزر لینڈ، فرانس اور اس طرح بہت سارے بین الاقوامی اخبارات ہیں جن میں یہ خبریں دی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ بہت ساری تعداد لوکل اخبارات کی بھی ہے۔

برلن کی سب سے مشہور اور زیادہ بکنے والی اخبار Berliner Zeitung نے سرخی لگائی کہ مسجد برداشت کا مادہ رکھتی ہے۔ اور پھر انہوں نے لکھا کہ افتتاح کے موقع پر برلن کے وزیر اعلیٰ نے احمدیوں کو مسجد کی مبارکباد دی ہے اور کہا ہے کہ یہ مسجد برداشت اور بُردباری کی علامت ہے اور اس وصف کو ترجیح دینے میں مدد دے گی۔ جرمن پارلیمنٹ کے نائب صدر نے اس علاقے کے احمدیوں میں ایک دوسرے کے لئے زیادہ برداشت اور مفاہمت کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ احمدیوں کے پانچویں خلیفہ نے اپنے خطاب میں مہمانوں کا اس بات پر شکریہ ادا کیا کہ باوجود مخالفتوں کے مسجد بنانے کی اجازت دی گئی۔ انہوں نے اپنے فرقہ کے لوگوں کی جرمنی سے وفاداری پر بھی یقین دلایا اور مسجد کے مخالفین کے لئے بھی دعائیہ کلمات کہے۔ اسی طرح انہوں نے دعا بھی کی اور امید ظاہر کی کہ احمدیوں کو جرمن قوم کا حصہ سمجھا جائے گا۔ ان کی تعداد جرمنی میں 30 ہزار ہے۔

پھر ایک بہت بڑی اخبار ہے Die Nelt، یہ جرمنی کے بڑے اخباروں میں شمار ہوتا ہے اس نے لکھا ہے کہ اسلامی تنظیموں کا مسجد کی تعمیر پر اطمینان کا اظہار۔ یہ بھی ایک عجیب بات ہے۔ ویسے ہماری مخالفت ہوتی ہے، مسلمان نہیں سمجھا جاتا۔ لکھتے ہیں کہ اسلامی اداروں کی کانفرنس O.I.C کے جنرل سیکرٹری مسٹر احسان اوگلو نے کہا کہ مسجد کی تعمیر مسلمانوں کی جرمن معاشرے میں انٹیگریشن کی طرف اہم قدم ہے۔ مَیں مسجد کے افتتاح پر خوش ہوں کیونکہ اسلام کے خلاف اٹھنے والی آوازیں تمام جرمنی کی نمائندگی نہیں کرتیں۔ اسی طرح انہوں نے کہا کہ جرمنی ایک آزاد ملک ہے۔ اس لئے یہاں مسجد کی تعمیر کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہئے۔ یہ نئی مسجد جماعت احمدیہ کی ہے جس کے افتتاح کے لئے ان کے خلیفہ لندن سے آئے ہیں۔

پھر ایک بہت بڑا اخبار ہے Focus Online، یہ کہتا ہے کہ ان کے لندن میں رہائش پذیر مرزا مسرور احمد نے اپنے ابتدائی خطاب میں تمام باہمت شہریوں کا شکریہ ادا کیا جو احتجاج کے باوجود تشریف لائے۔ احمدیہ جماعت ایک ایسی تنظیم ہے جو امن پسند ہے اور اسلام کے انتہا پسندوں سے بالکل مختلف ہے۔ آپ نے کہا محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ MTA نے اس تقریب کو ساری دنیا میں دکھایا۔ اڑھائی سو مہمانوں نے شرکت کی۔ پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر، ضلعی میئر اور سب نے مذہبی آزادی کا دفاع کیا۔

ایک اور اخبار جو پورے جرمنی میں پڑھا جاتا ہے بہت مشہور اخبار ہے۔ اس نے بھی اس کی بڑی اچھی طرح خبر دی۔ آخر پر اس نے یہ بھی لکھا، یہ زائد بات ہے کہ مسجد کا نقشہ بھی ایک احمدی خاتون نے بنایا ہے اور مسجد کا نام حضرت محمد ﷺ کی بیوی کے نام پر رکھا گیا ہے۔ باقی اس نے مخالفت میں کچھ نہ کچھ فقرے تو لکھنے تھے، لکھتے ہیں کہ علاقہ میں جماعت کی مخالف تنظیم کا دعویٰ ہے کہ احمدیہ فرقہ کیونکہ عورتوں پہ بہت ظلم کرتا ہے لہٰذا وہ اس کے خلاف ہیں۔ اور ان کے نزدیک ظلم کی جو مثال دی ہے وہ یہی ہے کہ پردہ کی بڑی پابندی کروائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جرمن ٹی وی چینل نے بھی بہت اچھی طرح خبر دی۔ لکھتے ہیں جماعت نے مشرقی برلن میں مسجد تعمیر کی ہے۔ اس کے افتتاح کی تقریب جمعرات شام کو منعقد ہوئی، جس میں پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر شامل ہوئے۔ لندن سے ان کے سربراہ آئے۔ آپ نے کہا ہم جہاں بھی جائیں لوگوں کو خدشات اور تحفظات ہوتے ہیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ہم ان غلط فہمیوں کو دور کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا بیان ہے کہ ہم امن پسند جماعت ہیں جو دہشت گردی کے خلاف ہے اور واشنگٹن پوسٹ نے 16/ اکتوبر کی اشاعت میں لکھا کہ سابقہ کمیونسٹ مشرقی جرمنی میں پہلی مسجد کا افتتاح۔ برلن میں گنبد اور مناروں والی پہلی مسجد کا افتتاح جمعرات کے روز ہوا۔ اس موقع پر پولیس نے مخالفین کو مسجد سے کچھ فاصلے پر روکے رکھا۔ خدیجہ مسجد دو منزلہ عمارت ہے۔ اس کا مینارہ 42 فٹ اونچا ہے۔ اس موقع پر کم از کم 300 مخالفین نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ جرمنی میں مسلمان زیادہ تر مغربی جرمنی میں رہتے ہیں۔ ویسے تو برلن میں کم و بیش 70 مساجد ہیں لیکن زیادہ تر چھپی ہوئی اور برلن کے مغربی علاقے میں ایسی عمارتوں پر مشتمل ہیں جو بظاہر

مساجد نظر نہیں آتیں۔ جماعت احمدیہ کے ممبر نے کہا کہ یہ مسجد مشرقی برلن میں جو کہ کیپیٹل (Capital) ہے پہلی مسجد ہونے کی وجہ سے خاص اہمیت کی حامل ہے۔حکومت نے بھی اس کا خیر مقدم کیا ہے۔

برکینا فاسو سے بھی ہمارے امیر صاحب نے اطلاع دی ہے کہ فرانس کی اور برلن کی مسجد کو انہوں نے اپنے ٹی وی چینلز پر بھی دیا اور 6 اخبارات نے ایڈیٹوریل میں خاص طور پر اس کی خبر دی۔

یورو نیوز جو ایک مشہور یوروپین چینل ہے اس میں بھی فرنچ، جرمن، انگلش اور عربی میں خبریں دی جاتی ہیں۔ یہ بھی بڑا مشہور چینل ہے سارے یورپ میں سنا جاتا ہے۔اس نے بھی افتتاح کی تصویروں کے ساتھ دو تین منٹ کی خبر دی۔ بظاہر جو حالات ہیں اس چینل تک ہمارا پہنچنا ممکن نہیں تھا۔لیکن اللہ تعالیٰ کے نشانات جو واضح اور روشن تر ہو کر اپنی شان دکھاتے ہیں انہوں نے اس کو ممکن بنا دیا۔ پھر بھی اُن لوگوں کو جو اندھے ہیں حق کو سمجھنے کا خیال نہیں آتا۔

عربوں کے مختلف چینلز میں گو بعض حقائق توڑ مروڑ کر پیش کئے گئے ہیں، خاص طور پر ہمارے عقائد کے بارے میں۔لیکن مسجد کا نام لے کر خبر دی ہے۔مخالفین کے اعتراضات تو وہی گھسے پٹے ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ 1923ء میں بھی جب برلن مسجد بننے لگی تھی تو اس وقت بھی ہمارے مخالفین میں ایک مصری تنظیم تھی جس نے جرمن حکومت کو یہ کہہ کر ہمارے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی تھی کہ یہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے اور جرمنوں کے خلاف ہیں۔ اس طرح کے الزامات تھے۔

اس پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مولوی مبارک علی صاحب کو جو یہاں پہلے مبلغ تھے، ایک مضمون وہاں سے لکھ کے بھجوایا جس میں تفصیل سے اس بات کا ردّ کیا گیا تھا اور فرمایا تھا کہ اسے وہاں اخباروں میں بھی شائع کریں اور لوگوں تک بھی پہنچائیں۔ وہی اعتراضات آج کل بھی ہو رہے ہیں۔ یہ اتفاقاً کل ہی مجھے پرانی تاریخی بات مولانا دوست محمد صاحب نے بھجوائی تھی۔ ان لوگوں کو اس مضمون میں واضح کیا گیا تھا کہ ہم تو ہر ملک کے وفادار ہیں۔جس ملک میں رہتے ہیں اس ملک کے ساتھ ہماری وفاداری ہے لیکن ہر طبقے تک، ملک کے ہر فرد تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہمارا فرض ہے جو ہم پہنچاتے ہیں اور اس لئے ہم مسجد بنا رہے ہیں۔لیکن ان لوگوں کو تو جرأت نہیں ہے کہ کھل کر اظہار کر سکیں۔

عبدالباسط صاحب جو برلن میں ہمارے مبلغ ہیں انہوں نے وہاں سے جو بعد کی رپورٹ بھیجی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہفتہ، جس روز مَیں وہاں سے آیا ہوں اور اتوار کے روز مسلسل جرمن افراد خدیجہ مسجد آتے رہے۔ ان دو دنوں میں تقریباً 900 افراد مسجد آئے اور ان کی خاطر تواضع کی گئی اور برلن کے مختلف حصوں سے مسجد دیکھنے کے لئے ہمسائے بھی آئے اور تصویریں بھی کھینچیں۔ برلن کے بچوں ناصرات اور اطفال نے ان کی خوب مہمان نوازی کی اور کر رہے ہیں اور مسجد کا تعارف بھی کرا رہے ہیں اور عبادت کے بارے میں بھی بتا رہے ہیں۔ اور ان چھوٹے چھوٹے بچوں کو کام کرتے دیکھ کر بھی لوگ متاثر ہو رہے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ جرمن زائرین اور بعض معمر زائرین نے خاکسار کے پاس آ کر خصوصی طور پر حیرت کا اظہار کیا کہ کس طرح 10 اور 12 سال کے معصوم بچے اور بچیاں اسلام کے بارے میں معلومات مہیا کرتے ہیں۔ خاکسار نے بتایا کہ ان کی ماؤں نے ان کو اس کی تعلیم دی ہے اور جماعت میں تعلیم و تربیت کا منظّم نظام ہے۔ تو بچوں کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے وہاں تبلیغ کے مواقع پیدا کر دیئے۔ ایک ہمسایہ جرمن نے خاکسار کو لکھا کہ بطور ہمسائے کے مَیں آپ کو اس علاقے میں دلی طور پر خوش آمدید کہتی ہوں۔ ہم بہت خوش ہیں کہ آخر کار ہمارے پاس بھی دوسرا کلچر اور دوسرا مذہب آیا ہے۔ برلن چرچ کے ایک نمائندے نے ان کو خط لکھا کہ چرچ کی طرف سے آپ کی جماعت کے ممبران اور آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی پذیرائی ہوئی ہے۔ وہی مخالفت پذیرائی میں بدل گئی ہے۔

برلن مسجد کے افتتاح کے بعد اگلے دن ہفتہ کو جیسا کہ مَیں نے بتایا مَیں وہاں سے آ گیا تھا۔ ہم **بیلجیم** آئے وہاں انصار اللہ کا اجتماع تھا۔ اللہ کے فضل سے وہاں بھی جماعت اکٹھی تھی اور ان کے لحاظ سے ان کو کہنے کا کچھ موقع مل گیا۔ وہاں سے پھر اسی دن شام کو، ان کے اجتماع کے فوراً بعد ہماری واپسی ہوئی۔ یہاں واپسی جلدی اس لئے تھی کہ ہمارے مسجد فضل کے علاقہ کی ایم پی نے پارلیمنٹ ہاؤس میں خلافت جوبلی کے حوالے سے ایک ریسیپشن (Reception) کا انتظام کیا ہوا تھا۔ وہاں دریا کے کنارے ہاؤس آف کامن والا جو ٹیرس (Terrace) ہے کے ایک ہال میں یہ تقریب تھی۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے اندر یہ تقریب منعقد ہونے کی وجہ سے کافی تعداد میں ایم پی ایز (M.Ps) اور پارلیمنٹیریز (Parlimentarians) اللہ تعالیٰ کے فضل سے شامل ہوئے۔ اس میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد، خلافت کا کیا کام ہے، اسلام کی امن پسند تعلیم اور آج کل دنیا میں کس طرح امن قائم ہو سکتا ہے اور بڑی طاقتوں کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور آج کل کے اقتصادی بحران کی وجہ سودی نظام ہے، اس بارہ میں ان کو قرآن کریم کی روشنی میں کچھ وقت کہنے کا موقع ملا۔ یہ چیز ان کے لئے بڑی حیرت انگیز تھی اور بعض پارلیمنٹیریز اور سفیر اور دوسرے سفارتکار بعد میں ملنے آتے رہے، انہوں نے اچھا اثر لیا اور اس کا اظہار کیا۔ یہ صرف اچھا اخلاق دکھانے کے لئے نہیں تھا کہ وہ ریسیپشن ہے تو دکھا دیں بلکہ بعد میں جس طرح وہ مجھے ملے ہیں اور اس تقریر کا ٹیکسٹ (Text) بھی مانگ رہے تھے تو اس سے لگ رہا تھا کہ حقیقت میں وہ چاہتے ہیں کہ جو باتیں کی ہیں اس کو غور سے دیکھیں اور سمجھیں اور بعض نے وہاں بیٹھ کر نوٹ بھی لئے۔ لگتا ہے کہ یہ لوگ سوچنے پر مجبور ہیں کہ اپنے نظام کو بدلیں اور کم از کم یہ دیکھیں کہ کہاں سے انہیں اچھی باتیں مل سکتی ہیں۔ وہیں پارلیمنٹ ہاؤس میں اللہ تعالیٰ نے ظہر و عصر کی نمازیں پڑھنے کا بھی موقع دیا۔ بہرحال یہاں لندن میں ایک دو ہفتے کے دوران یہ فنکشن بھی ہو گیا۔

پارلیمنٹ ہاؤس میں، جیسا کہ مَیں نے کہا اسلام کا پیغام سننا اور دلچسپی سے سننا ان لوگوں کی بدلتی ہوئی سوچوں کی عکاسی کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہی یہ کام ہو رہا ہے ورنہ ہماری کوششوں سے نہیں ہو سکتا تھا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہم اگر ان فضلوں کی منادی کر کر کے زندگیاں بھی ختم کر لیں تو حق ادا نہیں کر سکتے۔ بہرحال اس کی رپورٹ بھی ایم ٹی اے یا اخباروں کی رپورٹس میں آ جائے گی۔

یہ لوگ جیسا کہ مَیں نے جرمنی کا بھی کہا تھا کہ بعض مسلمانوں نے اعتراض کیا اور ہم پہ یہ الزام لگائے ہیں کہ یہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے۔ کیا اسلام کا پیغام اور قرآن کریم کی تعلیم ان لوگوں کو ان کا کوئی پروردہ بتا سکتا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دشمنی نے ان لوگوں کو اندھا کر دیا ہے۔ نہیں دیکھتے کہ خدا کی تقدیر کس طرف جا رہی ہے۔ اپنا کیا برا حال ہو رہا ہے۔ کس تباہی کے گڑھے میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن خاص طور پر جو یہ مُلّاں ہیں ان میں احمدیت کی دشمنی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دشمنی بجائے کم ہونے کے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ آج مسلمانوں کی بقا اسی میں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سنیں اور مانیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’نادان مولوی اگر اپنی آنکھیں دیدہ و دانستہ بند کرتے ہیں تو کریں۔ سچائی کو ان سے کیا نقصان؟ لیکن وہ زمانہ آتا ہے، بلکہ قریب ہے کہ بہتیرے فرعون طبع ان پیشگوئیوں پر غور کرنے سے غرق ہونے سے بچ جائیں گے۔ خدا فرماتا ہے کہ مَیں حملہ پر حملہ کروں گا یہاں تک کہ مَیں تیری سچائی دلوں میں بٹھا دوں گا۔

پس اے مولویو! اگر تمہیں خدا سے لڑنے کی طاقت ہے تو لڑو۔ مجھ سے پہلے ایک غریب انسان مریم کے بیٹے سے یہودیوں نے کیا کچھ نہ کیا اور کس طرح اپنے گمان میں اُس کو سُولی دے دی۔ مگر خدا نے اس کو سُولی کی موت سے بچایا۔ اور یا تو وہ زمانہ تھا کہ اس کو صرف مکّار اور کذّاب خیال کیا جاتا تھا اور یا وہ وقت آیا کہ اِس قدر اُس کی عظمت دلوں میں پیدا ہو گئی کہ اب چالیس کروڑ انسان اُس کو خدا کر کے مانتا ہے‘‘۔ اب تو اور تعداد بڑھ گئی ہے۔

فرماتے ہیں: ’’اگرچہ ان لوگوں نے کفر کیا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا۔ مگر یہ یہودیوں کا جواب ہے کہ جس شخص کو وہ لوگ ایک جھوٹے کی طرح پَیروں کے نیچے کچل دینا چاہتے تھے وہی یسوع مریم کا بیٹا اس عظمت کو پہنچا کہ اب چالیس کروڑ انسان اُس کو سجدہ کرتے ہیں اور بادشاہوں کی گردنیں اُس کے نام کے آگے جھکتی ہیں۔ سو مَیں نے اگرچہ یہ دعا کی ہے کہ یسوع ابن مریم کی طرح شرک کی ترقی کا مَیں ذریعہ نہ ٹھہرایا جاؤں اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمے سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سواے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا۔ مَیں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا اور مَیں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہئے تھا اور مَیں اپنے تئیں صرف ایک نالائق اور مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا۔ پس اُس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اِس مُشت خاک کو اُس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا۔

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409-410۔ مطبوعہ لندن)

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی احمدی بنتے ہوئے یہ سب نظارے اور ترقیات دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جس کے وعدے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمائے ہیں۔

بقیہ:مصالح العرب از صفحہ نمبر 4

## الحركة الأحمدية فی البلاد العربية

10/ستمبر 1934ء کو حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے ایک مضمون تحریر فرمایا جس کا عنوان ادارہ الفضل نے ''حفاظت واشاعت اسلام کے متعلق ایک احمدی مبلغ کی کامیاب جدوجہد'' قائم کر کے درج ذیل کامیاب مساعی کا ذکر کیا:

### ایک انگریز خاتون کا قبول اسلام

ہمارے نئے احمدی بھائی السید احمد آفندی ذہنی کی بیوی ایک انگریز لیڈی ہیں وہ متعصب مسیحی خاتون تھیں۔ انجیل خوب جانتی ہیں۔میں جب قاہرہ آیا تو انکو تبلیغ اسلام کی گئی۔ چونکہ وہ عربی اچھی طرح نہیں جانتی اس لئے میرے بیان کو انگریزی میں بیان کرنے کے لئے السید ذہنی آفندی ترجمان ہوتے۔متعدد مرتبہ گفتگو ہوئی ، ہر سوال کا کافی ووافی جواب دیا گیا۔تین چار مرتبہ باقاعدہ طور پر اسلام اور عیسائیت کے موازنہ پر لمبی بحث ہوتی رہی ۔انداز بحث آزادانہ اور علمی ہوتا تھا۔آخر محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے 18/اگست کو اس نے میرے ذریعہ قبول اسلام کر لیا۔ اور اس کی درخواست بیعت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ارسال کر دی گئی۔

### ایک یہودی سے گفتگو

ایک یہودی مکان پر آئے انہوں نے میرا عبرانی اشتہار پڑھا تھا۔قریبا دو گھنٹہ تک ان سے آنحضرت ﷺ کے متعلق تورات کی پیشگوئیوں پر گفتگو ہوئی ۔بعض غیر احمدی اصحاب بھی اس موقعہ پر حاضر تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب پر اچھا اثر ہوا۔

### عیسائیوں کا مباحثہ سے فرار

مصر کے سب سے بڑے دشمن اسلام پادری سرجیوس کے گرجا میں گیا۔ وہ وعدہ کے باوجود مجھے سوالات تک کرنے کی اجازت نہ دے سکے۔جب میں نے دیکھا کہ زبانی گفتگو کی کوئی صورت نہیں ہے تو میں نے کھلی چٹھی برائے تحریری مناظرہ شائع کر دی۔ یہ ٹریکٹ بکثرت شائع کیا گیا۔خاص طور پر پادری صاحب مذکور کے گرجا کے پاس زیادہ تقسیم کیا گیا۔ قاہرہ کے روزانہ اخبار الکشکول نامی نے بھی ہماری اس کھلی چٹھی کو شائع کیا۔اس پر پادری سرجیوس نے اپنے ہفتہ واری رسالہ المنارۃ المصریۃ میں طویل مضمون لکھا جس میں گالیوں کے علاوہ سیاسی مسائل کا جھگڑا، مسلمانوں کی اکثریت اور عیسائیوں کی اقلیت کا رونا رونا شروع کر دیا۔ آخر ہماری کھلی چٹھی کے ایک حصہ کو نقل کر کے مناظرہ سے صاف انکار کر دیا۔ جس سے عیسائیوں کے سمجھ دار طبقہ میں حیرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔کئی مسیحی دوستوں نے پادری صاحب کے رویہ پر نفرت کا اظہار کیا۔اور انہیں مناظرہ پر تیار کرنے کے لئے آمادگی ظاہر کی۔میں نے پادری صاحب کے اس مضمون کا جواب روزنامہ الکشکول کی اشاعت 2/ستمبر میں مفصل شائع کیا ہے۔نہایت نرم لہجہ میں دوبارہ فیصلہ کن تحریری مناظرہ کے لئے بلایا ہے۔ میرے مضمون کو ایڈیٹر صاحب الکشکول نے بہت پسند کیا۔ امید نہیں کہ پادری صاحب مذکور مناظرہ کے لئے تیار ہوں۔بہر حال جماعت احمدیہ مصر نے فیصلہ کیا کہ پادری صاحبان کو گھر تک پہنچانے کے لئے پورے طور پر ان پر اتمام حجت کی جائے۔ اگر پادری سرجیوس نہیں تو کوئی اور ہی اس میدان میں نکلے۔......

### علمی مکالمہ

ڈاکٹر زکی مبارک مصر کی مشہور ترین ادباء میں سے ہیں ۔میں نے ان سے ملاقات کے لئے وقت مقرر کیا۔ مقررہ وقت پر ان کے پاس ایک بڑا ازہری عالم بھی موجود تھا۔میرے ساتھ برادرم منیر افندی الحصنی بھی تھے۔ڈاکٹر موصوف خوش اخلاقی سے پیش آئے۔قریبا ایک گھنٹہ تک قرآن مجید کے بعض لغوی مفصلات کے متعلق تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔مستشرقین اور اسلامی نقطہ نگاہ سے عربی زبان کے اشتقاقات اور دوسری زبانوں سے نسبت پر علمی محادثہ جاری رہا۔ڈاکٹر صاحب اور انکے ازہری ساتھی نے ہماری گفتگو کو بہت پسند کیا اور بعض باتوں کو بالکل اچھوتا قرار دے کر تسلیم کیا اور بعض نظریوں کی تحقیقات کا وعدہ کیا۔

(الفضل قادیان 9/اکتوبر 1934ء ص فحہ 6-7)

### معجزانہ حفاظت کا واقعہ

حضرت مولانا کے قیام فلسطین کے دروان ایک بار آپ پر مخالفین نے بندوق سے فائرنگ کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو معجزانہ طور پر محفوظ رکھا۔

حیفا کے بعض شریروں نے یہ منصوبہ بنایا اور ایک رات مسلح ہو کر گھات لگا کر بیٹھے کہ جب حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کبابیر سے واپس تشریف لائیں تو انہیں قتل کر دیں۔لیکن خدائے قادر کی قدرت سے اس وقت انکی بندوقیں نہ چل سکیں اور وہ آپ پر ایک گولی بھی چلانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔اس بات کا اعتراف اس سازش میں شریک ایک شخص نے بعد میں اہل کبابیر کے سامنے کیا۔ دوسری طرف حضرت مولانا صاحب نے خود بھی اس گھات کی جگہ سے گزرتے ہوئے ایسا خوف محسوس کیا تھا جس کا ذکر انہوں نے وہاں پہنچتے ہی احباب جماعت کے سامنے کیا تھا۔ (الکبابیر ...بلدی از عبد اللہ اسعد)

### ایک اہم تبصرہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مولانا موصوف کی مساعی کے بارہ میں جلسہ سالانہ 1933ء کے موقعہ پر اپنی تقریر میں فرمایا:

مولوی اللہ دتا صاحب شام اور مصر میں اچھا کام کر رہے ہیں......حیفا میں ایک بڑی جماعت قائم ہے جس کے افراد مولوی جلال الدین صاحب شمس کے وقت کے ہیں مگر مولوی اللہ دتا صاحب کام کو خوب پھیلا رہے ہیں۔

(الفضل 7/ جنوری 1934ء ، تاریخ احمدیت جلد7 صفحہ ......)

### بعض تاثرات اور دلچسپ واقعات

مولانا محمد حمید کوثر صاحب اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

جب مولانا ابو العطاء صاحب حیفا پہنچے تو مولانا جلال الدین شمس صاحب کے ساتھ حیفا کے علاقہ (برج) شارع سنتو پر واقع ایک کرایہ کے مکان میں رہا کرتے تھے۔مکرم عبد المالک محمد عودہ ساکن کبابیر بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں انکی ملاقات کے لئے گیا۔مولانا شمس صاحب نے کھانا تیار کیا اور ہم سب نے تناول کیا۔تھوڑی دیر کے بعد جب مولانا ابو العطاء صاحب ہاتھ دھونے کے لئے غسل خانے میں گئے تو ہم میں سے کسی نے مولانا شمس صاحب سے کہا کہ نئے مبلغ تو کمزور سے معلوم ہوتے ہیں۔ اس پر مولانا شمس صاحب نے فرمایا کہ ابھی آپ ان کی خداداد صلاحیتوں سے واقف نہیں ہیں۔وہ بہت بڑے عالم دین اور کامیاب مناظر ہیں اور آپ کو مستقبل قریب میں معلوم ہو جائے گا کہ وہ کتنے بڑے عالم دین ہیں۔سامعین اس جواب پر خاموش ہو گئے اور مستقبل نے روز روشن کی طرح ثابت کر دیا کہ جو کچھ حضرت مولانا شمس صاحب نے فرمایا تھا وہ بالکل درست تھا۔

مکرم عبد المالک محمد عودہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مولانا ابو العطاء صاحب جب شروع میں فلسطین تشریف لائے تو اپنا زیادہ وقت مطالعہ میں گزارتے تھے۔صرف دروس اور بحث مباحثہ کے وقت ہی احباب کے ساتھ بیٹھتے تھے۔آپ کا طریق یہ تھا کہ حسب ضرورت چند کتابیں لے کر باہر کھیتوں یا پہاڑیوں کی طرف چلے جاتے تھے جہاں اکثر وقت دعاؤں اور مطالعہ میں گزارتے۔عربی اخبارات کا روزانہ باقاعدگی سے مطالعہ فرماتے تھے۔

### روز روز نہیں بلکہ کبھی کبھی

مکرم حامد صالح عودہ ساکن کبابیر بیان کرتے ہیں کہ مولانا ابوالعطاء صاحب جب کبابیر میں سکونت پذیر ہوئے تو ہم مولانا کے کمرہ میں جمع ہو جاتے اور مولانا ہمیں دودھ والی انڈین چائے بنا کر پلایا کرتے تھے۔ہم مولانا کو کہتے کہ یہ چائے بہت مزیدار ہے۔ہم روزانہ یہاں آپ کے پاس چائے پینے کے لئے آیا کریں گے۔اس پر مولانا بڑی بے تکلفی کے انداز میں فرمایا کرتے تھے کہ ہر روز نہیں بلکہ کبھی کبھی۔

### زبردست قوت بیان

عبد المالک محمد عودہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مکرم منیر الحصنی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مولانا ابوالعطاء صاحب کو زبردست قوت بیان عطا فرمائی ہے اور مزاحاً فرمایا کرتے تھے کہ اگر ایک کمرہ خالی ہو اور مولانا ابو العطاء صاحب یہ ثابت کرنا چاہیں کہ یہ کمرہ سونے چاندی سے بھرا ہوا ہے تو شاید بڑی ہی آسانی اور ٹھوس دلائل سے ثابت کر دیں گے کہ ہاں یہ کمرہ سونے چاندی سے بھرا ہوا ہے۔

### کیا عجمی مسلمانوں کی نماز اللہ کے نزدیک مقبول نہیں؟

مکرم عبد المالک محمد عودہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ تین علماء مولانا ابو العطاء صاحب کے پاس آئے، ایک کا نام شیخ حسن ، دوسرے کا شیخ توفیق اور تیسرے کا نام یاد نہیں رہا۔انہوں نے مغرب کی نماز مولانا کی اقتداء میں پڑھی۔ اس کے بعد مسئلہ ختم نبوت پر بحث ہوتی رہی یہاں تک کہ جب عشاء کی نماز کا وقت ہو گیا تو ان تینوں علماء نے مولانا ابوالعطاء صاحب کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے گریز کیا۔ بعد از نماز مولانا صاحب کے دریافت کرنے پر انہوں نے کہا کہ جو شخص سورہ فاتحہ صحیح عربی تلفظ کے ساتھ نہیں پڑھتا ہم ایسے عجمی کے پیچھے نماز ادا نہیں کرتے۔مولانا نے فرمایا کہ عجمی مسلمانوں کی تعداد تو عرب مسلمانوں سے زیادہ ہے اور انکا تلفظ بھی عربی نہیں۔ کیا انکی نماز اللہ کے نزدیک مقبول نہیں؟ اگر آپ کو اپنی زبان دانی پر اتنا ہی فخر ہے تو آئیں اور میرے ساتھ قرآن مجید کی تفسیر لکھنے کا مقابلہ کر لیں۔انہوں نے مولانا صاحب کے اس چیلنج کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ اسکے لئے تو ہم تیار نہیں ہیں۔

### آپ کی اور ہماری ملاقات نہیں ہو سکے گی

مکرم عبد المالک صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ (حمادی) خاندان کے چند نوجوان مولانا ابو العطاء صاحب کے پاس آئے اور ختم نبوت کے موضوع پر بحث ہوئی۔ بحث کے آخر پر نوجوان کہنے لگے ہم دوبارہ آئیں گے اور اس موضوع پر پھر بات ہوگی۔ چنانچہ تین ماہ بعد یہ لوگ دوبارہ آئے اور اس موضوع پر بات ہوئی۔ بحث کے اختتام پر مولانا نے ان سے پوچھا کہ اب کب ہماری آپ سے ملاقات ہوگی۔انہوں نے جواباً کہا کہ: قیامت کے دن۔مولانا نے فرمایا کہ وہاں ہماری آپ سے ملاقات نہیں ہو سکے گی۔ اگر آپ بھی حضرت امام مہدی علیہ السلام پر ایمان لے آئے تو ملاقات کی توقع کی جاسکتی ہے۔لیکن اگر آپ نے ان کا انکار کر دیا اور ہمیں کافر کہنے والوں کی صف میں شامل ہو گئے تو پھر آپ کی اور ہماری ملاقات نہیں ہو سکے گی۔کیونکہ ایسی صورتحال میں تو وہاں آپ قرآن مجید کے مندرجہ ذیل الفاظ کہہ رہے ہوں گے: وقالوا مالنا لا نری رجالا كنا نعدهم من الأشرار۔ اتخذناهم سخريا أم زاغت عنهم الأبصار۔ (سورہ ص 63-64)

یعنی اور اس وقت دوزخی کہیں گے کہ ہمیں کیا ہوا کہ آج ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جن کو ہم برا قرار دیا کرتے تھے۔کیا ہم انکو (یونہی اپنے دلی خیال کی وجہ سے) حقیر سمجھتے تھے یا اس وقت ہماری آنکھیں کج ہو گئی تھیں۔

مولانا نے فرمایا کہ آپ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے دعویٰ پر غور کریں اور ان پر ایمان لائیں کیونکہ اسی میں آپ کے لئے خیر ہے۔

### شکست کی وجہ علمِ لاہوت سے ناواقفیت

مسلمانوں کے ایک عالم شیخ محمد قدسی عیسائی ہو کر شیخ برنابہ بن گئے اور عیسائیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ایک دفعہ جماعت احمدیہ حیفا کے چند افراد نے ان سے ملاقات کر کے انہیں احمدی مبلغ مولانا ابو العطاء صاحب کے ساتھ مناظرہ پر راضی کر لیا۔مناظرہ کی تاریخ مقرر ہوئی اور جب مناظرہ شروع ہونے لگا تو مولانا صاحب نے قبلہ رو ہو کر دعا کی۔احباب جماعت نے مولانا سے پوچھا کہ آپ نے کیا دعا کی؟ تو انہوں نے بتایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یارب اس مناظرہ کا نیک اثر سامعین پر قائم ہو۔اس عیسائی کی لفاظی اور ملمع سازی سے عوام الناس متاثر نہ ہوں بلکہ جو حقیقت اور حق میں بیان کروں اس سے یہ متاثر ہوں۔الحمد للہ ایسا ہی ہوا۔مولانا نے ٹھوس دلائل سے مسیحیت کا بطلان اور اسلام کی حقانیت ثابت کر دی۔جب عیسائی صاحبان نے اپنے پادری کی شکست کو محسوس کیا تو انہوں نے مولانا کو کہا کہ شیخ برنابہ عیسائیت میں نیا نیا داخل ہوا ہے۔وہ علم لاہوت نہیں جانتا۔ہم ایک دوسرے عیسائی پادری سے بات کریں گے کہ وہ آپ سے مناظرہ کرے۔ کیونکہ وہ علمِ لاہوت کا عالم ہے۔مگر کوئی دوسرا پادری مولانا سے مناظرہ کے لئے تیار نہ ہوا۔

مولانا موصوف نے ایک مقالہ بعنوان عشرون دليلا على بطلان لاهوت المسيح پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا اور اسے خوب تقسیم کیا گیا۔ اس مضمون کو پڑھنے کے بعد ایک عیسائی خاتون دمشق سے حیفا آئیں اور مولانا سے ان دلائل کے متعلق مزید بحث کرنا چاہی۔ مولانا نے انکو اپنے پیش کردہ دلائل کی حقانیت سمجھائی۔ نیز کہا کہ یسوع مسیح پر ایمان لانا کسی طرح بھی نجات کا موجب نہیں ہو سکتا۔جب اس نے مولانا کے ٹھوس دلائل کو سنا اور انکا کوئی جواب نہ دے سکی تو کہنے لگی کہ مَیں تو علمِ لاہوت سے زیادہ واقف نہیں ہوں۔مَیں کسی بڑے پادری سے بات کروں گی کہ وہ آپ سے بات کریں۔اس طرح وہ چلی گئیں اور بعد میں اسکی طرف سے کسی طرح کی کوئی اطلاع مناظرہ کے لئے نہ ملی۔

(باقی آئندہ)

**بقیہ:رپورٹ دورہ فرانس از صفحہ نمبر 2**

ظلم کئے کہ ان میں اکثر غرباء تھے جنہوں نے مانا یا بہت غریب آنحضرت ﷺ کے رشتہ دار تھے جو آپؐ پر ایمان لائے تو کفار مکہ نے جو ان میں سے بہت سارے سردار مکہ بھی تھے اتنے ظلم کئے کہ ان غریب لوگوں کو عرب کی دوپہر میں گرم اور تپتی ریت پر لٹا کے گرم پتھر رکھ دیئے جاتے تھے اور پھر ان کو کہا جاتا تھا کہ کہو اللہ ایک نہیں ہے اور ہم محمدؐ پر ایمان نہیں لائے۔ بعض عورتوں اور مردوں کو دو اونٹوں کے ساتھ ان کی ٹانگیں باندھ کے اور ان اونٹوں کو مخالف سمت میں دوڑایا جاتا تھا۔ انسان کا جسم بیچ میں سے چِر جاتا تھا۔ پھر آنحضرت ﷺ پر خود بڑے ظلم ہوئے۔ کئی مواقع پر آپؐ عبادت کر رہے ہوتے تھے تو آپؐ کے ساتھ زیادتی کی جاتی تھی۔ اونٹ کی اوجڑی، آپ سجدے میں ہوں تو کمر پر رکھ دی جاتی تھی۔ پھر اڑھائی سال تک مسلسل آپ کو ایک ایسی وادی میں قید کر دیا گیا جہاں نہ پانی تھا نہ خوراک اور آپ کے ساتھیوں کو بھی وہاں بھوک اور پیاس ستاتی رہی۔ پیاس سے ان کی زبانیں باہر آ جاتی تھیں۔ بھوک سے ان کا اتنا برا حال ہوتا تھا کہ ایک صحابی کہتے ہیں کہ ایک رات مَیں نے اپنے جوتے کے نیچے کوئی نرم چیز دیکھی تو میں نے اٹھا کے وہ کھالی مجھے نہیں پتہ وہ کیا چیز تھی۔ تو اس قسم کی چیزیں وہ کھاتے تھے۔ یہ ظلم کی حد تھی۔

اس ظلم کے بعد جب یہ ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے تو وہاں ان ظالموں نے پیچھا کیا اور آپؐ پر جنگ ٹھونسی گئی اور اسلام میں اس وقت اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حکم دیا کہ ظلم اس حد تک ہو چکا ہے کہ اس جنگ کا جواب دینا ضروری ہے۔ جو حملہ کیا جا رہا ہے اس کا جواب دینا ضروری ہے۔ اس پہلی جنگ میں جو جنگ بدر کے نام سے ہے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا قرآن کریم میں ہے کہ اب ایسی حالت ہے کہ اگر ان کا جواب نہ دیا گیا تو یہ ظلم اس حد تک بڑھ جائے گا کہ نہ کوئی راہب خانہ باقی رہ جائے گا، نہ کوئی گرجا باقی رہے گا، نہ کوئی یہودیوں کا معبد باقی رہے گا، نہ کوئی مسجد باقی رہے گی۔ اس لئے اب ان کا ظلم کا جواب دینا ضروری ہے۔ گویا کہ اس جنگ کی وجہ یہ بتائی گئی، اس حملے کے جواب دینے کی وجہ یہ بتائی گئی کہ اب ظلم کا ہاتھ روکنا ضروری ہے۔ مکہ میں رہتے ہوئے تیرہ سال بہت ظلم سہ لئے۔ اب اگر اس ظلم کا جواب نہ دیا تو یہ ظالم بڑھتے چلے جائیں گے۔ یہ صرف اسلام کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ یہ یہودیوں کو بھی نقصان پہنچائیں گے یہ عیسائیوں کو بھی نقصان پہنچائیں گے، دوسرے مذہب والوں کو بھی نقصان پہنچائیں گے گویا کہ اسلام نے یہ اعلان کیا یہ بتایا کہ تم آج اگر کسی ظلم کا جواب دے رہے ہو تو اس سوچ کے ساتھ نہیں دے رہے کہ ہم نے اسلام کو بچانا ہے بلکہ عیسائیت کا بھی تحفظ کرنا ہے۔ یہودیت کا بھی تحفظ کرنا ہے۔ دوسرے مذاہب کا بھی تحفظ کرنا ہے اور آج ہم احمدی اس تعلیم پر عمل کرتے ہوئے یہ اعلان کرتے ہیں کہ اگر اس دنیا میں کسی موقع پر کسی احمدی کو کسی ملک میں رہنے والے احمدی کو یہ کہہ کر دوسرے مذہب والے بلائیں کہ ہمارے گرجے کی حفاظت کے لئے آؤ، ہمارے چرچ کی حفاظت کے لئے آؤ تو احمدی ضرور وہاں جائے گا۔ کسی یہودی معبد کی حفاظت کے لئے بلائیں تو احمدی وہاں جائے گا یا کوئی بھی مذہب والا اپنی حفاظت کے لئے ہمیں وہاں بلائے تو ہم وہاں جائیں گے۔ صرف اسلام کی حفاظت کرنا ہمارا فرض نہیں بلکہ ہر مذہب کے ماننے والے کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے بلکہ کل انسانیت کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔ پس یہ تعلیم ہے، یہ سوچ ہے حقیقی اسلام کی جس پر ہم عمل کرتے ہیں۔

اور پھر جب یہ جنگ ہوئی تو تاریخ گواہ ہے کہ باوجود اس کے کہ جو دشمن فوج تھی وہ تین گنا سے زیادہ بڑی تھی مسلمانوں سے اور بڑی ہر لحاظ سے مسلح تھی۔ پورے ساز و سامان کے ساتھ تھی اور اس کے مقابلے پہ مسلمان جو تھے ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا، 1/3 کل فوج کا حصہ تھا ان کی اور اس میں بھی چھوٹے بچے اور چند نوجوان شامل تھے۔ تجربہ کار جنگجو بہت کم تھے۔ اس زمانے میں جنگ تلوار کی تھی اور ان کے پاس تلواریں بھی نہیں تھیں۔ لکڑی کی چند تلواریں تھیں اور لوہے کی تو تین چار تلواریں تھیں۔ ایک ہزار دوسری فوج کے مقابلہ میں لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے مدد کی اور مسلمان وہ جنگ جیت گئے۔ اور کچھ قیدی بھی بنائے گئے۔ جو قیدی بنائے گئے تو عام طور پر قیدیوں کو اس زمانہ میں تو بہت رواج تھا، بڑا ظلم کیا جاتا تھا۔ بھوکا بھی مارا جاتا تھا لیکن مسلمانوں نے جب قیدی بنائے تو اس بات کے باوجود کہ وہاں مکہ سے ہجرت کرنے کا زخم تازہ تازہ تھا۔ پھر وہ ظلم جو مکہ والوں نے مسلمانوں پر کئے وہ بھی ابھی نئے اور تازہ تھے لیکن جب وہ قیدی بنائے تو مسلمانوں نے ان سے بدلہ نہیں لیا۔ بلکہ ان کو بڑے آرام سے رکھا اور بعض قیدیوں نے خود اعتراف کیا کہ مسلمان چونکہ غریب تھے اس زمانے میں، پورے وسائل نہیں تھے خود بھوکے رہتے تھے اور ہمیں کھانا کھلاتے تھے۔ یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ نے بعض ایسے قیدیوں کو جن کو لکھنا پڑھنا آتا تھا یہ کہا کہ اگر تم جو تمہیں تعلیم تھوڑی بہت آتی ہے ہمارے بچوں کو سکھا دو تو ہم تمہیں آزاد کر دیں گے۔ اس سے دیکھیں دو باتیں پتہ لگتی ہیں۔ جو دو اہم باتیں ہیں اور باتوں کے علاوہ، ایک تو یہ کہ آپ نہیں چاہتے تھے اس کے باوجود کہ دشمن کی دشمنی بڑھتی چلی جائے گی اور وہ دوبارہ حملہ کرے گا، اس کے باوجود آپؐ نے نہیں چاہا کہ ان قیدیوں کو لمبے عرصہ کے لئے رکھیں اور پھر بڑے معمولی تاوان پر ان کو چھوڑ دیا، تاوان بھی کیا تھا صرف تعلیم دینا، دوسرے اس زمانے میں بھی تعلیم کی اہمیت آپؐ کے پیش نظر تھی کہ ہمارے بچے کچھ پڑھ لکھ جائیں تو یہ زیادہ بہت بڑا سرمایہ ہے ہمارے لئے بہ نسبت اس کے کہ ہم ان قیدیوں کو اپنے پاس رکھ کر غلام بنائیں۔ حالانکہ اس زمانے میں غلام بہت بڑا سرمایہ سمجھے جاتے تھے تو یہ تھی تعلیم کی اہمیت آپؐ کی نظر میں۔

تو ان سب چیزوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مختصر بیان کر رہا ہوں مَیں، وقت نہیں۔ اسلام میں نہ تشدد ہے نہ جبر ہے نہ قیدیوں کو یہ کہا گیا کہ تم مسلمان ہو جاؤ نہ ان قیدیوں کو غلام بنا کے رکھا گیا اور پھر حملہ بھی ان کی طرف سے ہی تھا اور اس کے علاوہ بھی دشمن سے حسن سلوک کی بے تحاشا مثالیں ہمیں تاریخ میں ملتی ہیں۔ بعض مواقع ایسے آئے تھے ایک وقت میں مثلاً اسلام کے جو دوسرے خلیفہ تھے حضرت عمرؓ ان کے زمانے میں اسلامی فوجوں نے ایک عیسائی علاقے پر قبضہ کیا لیکن ان کو مسلمان نہیں بنایا بلکہ ان کے شہری حقوق قائم رکھے۔ اس حد تک قائم رکھے کہ جب دوبارہ عیسائی حکومت نے حملہ کر کے وہ علاقہ واپس لیا تو جو ٹیکس ان کی بہتری کے لئے مسلمانوں نے ان سے وصول کیا تھا وہ ان کو واپس کر دیا کہ کیونکہ اب ہم تمہاری حفاظت نہیں کر سکتے اور وہ حقوق تمہیں نہیں دے سکتے جس کے لئے ہم نے ٹیکس لیا ہے اس لئے تمہیں ٹیکس واپس کر رہے ہیں۔ تو یہ معیار ایمانداری اور محبت قائم کرنے کا تھا اور اس کا نتیجہ یہ تھا کہ وہ عیسائی جو مسلمان نہیں تھے اور عیسائی حکومت دوبارہ آ رہی تھی مسلمانوں کو انہوں نے روتے ہوئے الوداع کہا کہ تمہارے جیسے انصاف پسند اور ہمارا حق دلانے والے ہمیں نہیں مل سکتے۔ تو یہ سلوک تھا۔

پھر مسجد کی بات ہو رہی ہے۔ مسجد کا بھی بتا دوں کہ ایک دفعہ ایک عیسائی وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور باتیں کرتے یا بحث کرتے شام ہوگئی۔ اس وقت بہرحال ان کی عبادت کا دن تھا۔ ان میں تھوڑی سی بے چینی ہوگئی۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے تو انہوں نے بتایا ہماری عبادت کا وقت ہو رہا ہے تو آپؐ نے اپنی مسجد، مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپؐ نے کہا یہاں اپنی عبادت کر لو جس طرح تم کرنا چاہتے ہو اپنے طریقے سے۔ تو مسجدیں تو آنحضرت ﷺ نے اس وقت عیسائیوں کو بھی دیں تو یہ الزام بھی غلط ہے کہ مسجدوں میں کسی کو جانے نہیں دیتے اور اندر پتہ نہیں کیا کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔ اگر یہ دہشتگردی ہوتی ہے، مَیں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ بعض مسلمان گروپوں نے اور اس میں بہت چھوٹے گروپ شامل ہیں ایسی حرکتیں کی ہیں جس کی وجہ سے اسلام بدنام ہو رہا ہے۔ دہشت گردی کرتے ہیں جس کی وجہ سے اسلام بدنام ہوتا ہے۔

مسجدوں میں صرف اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ مسجد عبادت کے لئے ہے اس کے علاوہ وہاں کوئی اور کام کرنے کی اجازت نہیں۔ لیکن اگر کسی مسجد میں دہشت گردی ہوتی ہے تو وہ ان کرنے والوں کا فعل ہے اس میں اسلام کا قصور نہیں، اسلام کی تعلیم نہیں۔ پس یہ جو مَیں باتیں بتا رہا ہوں یہ آج کے موقع کے لحاظ سے نہیں بتا رہا کہ اس ملک میں رہتے ہوئے یا مغرب کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے مَیں یہ باتیں کر رہا ہوں۔ یہ تعلیم قرآن کریم میں موجود ہے۔ آج سے ایک سو بیس سال پہلے کھول کر ہمیں بانی جماعت احمدیہ نے بتائی۔

پس مَیں جو بھی بتا رہا ہوں اسلام کے بارہ میں۔ یہ آج کی موجودہ وقتی باتیں نہیں ہیں، وقت کے لحاظ سے باتیں نہیں ہیں یا آپ کی ہمدردیاں لینے کے لئے باتیں نہیں ہیں۔

ہم جس جگہ بھی جاتے ہیں اس تعلیم کی وجہ سے جو ہمیں دی گئی ہے جہاں بھی دوسروں کے لئے سہولت ہم مہیا کر سکیں ہم کرتے ہیں۔ آپ یہاں مثلاً یہ دیکھ لیں یہی سامنے ایک جگہ ہے سڑک کے ساتھ، ہمارا اپنا جو پلاٹ تھا وہ سامنے سڑک کے شروع تک تھا۔ لیکن جب میئر صاحب نے یہ درخواست کی کہ ہم نے یہ جگہ لینی ہے آپ ہمیں کچھ قیمت لے کر یہ جگہ دے دیں تا کہ ٹریفک کی اور پارکنگ کی سہولت ہو جائے تو کیونکہ ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ پیسے کمائے جائیں باوجود اس کے کہ اس زمین کی قیمت ہوگی کچھ نہ کچھ، یہ جگہ صرف عوام کی سہولت کے لئے سڑک کے ساتھ اتنا حصہ بغیر کسی قیمت کے دے دیا کہ اس علاقے کے لوگوں کو سہولت رہے اور کسی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

آج یہ بڑا شور مچتا ہے کہ دنیا میں اقتصادی بدحالی ہے۔ یہ بھی اس لئے ہے کہ غلط نظام میں دنیا پڑ گئی ہے۔ ہر ایک کو یہ فکر ہے کہ اپنے جو ذرائع ہیں یا اپنے جو بینک ہیں وہ بھرے جائیں، اپنے خزانے جو ہیں وہ بھرے جائیں اور دنیا کے خزانے خالی ہو جائیں۔

قرآن شریف میں لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم دوسروں کی چیزوں پر نظر نہ رکھو للچائی ہوئی، ہر ایک کے اپنے اپنے وسائل ہیں ان سے ان کو فائدہ اٹھانے دو۔ اگر دنیا آج ہر ایک کو اپنے اپنے وسائل سے فائدہ اٹھانے دیتی اور اس کے لئے مدد کرتی جو یہ جو اکنامک کرائسز آیا ہوا ہے یہ نہ ہوتا۔ پھر اس کے لئے سود کی ایک بہت بڑی بیماری ہے جس نے اکنامک کرائسز کو اور بڑھایا ہے۔ غریبوں کی مدد نہیں کی جاتی بلکہ غریبوں کو الٹا بعض ایسی تنظیمیں جو ہیں نقصان پہنچاتی ہیں۔

جماعت احمدیہ افریقہ میں بھی اس وقت جو خدمات کر رہی ہے انسانیت کی، اس میں سکول ہیں۔ ہسپتال ہیں پھر ایسے ریموٹ علاقے جہاں پانی کی سہولت مہیا نہیں وہاں پانی مہیا کر رہی ہے۔ پھر بجلی کی سہولت ہے۔ ونڈمل یا سولر انرجی سے بجلی مہیا کر رہی ہے۔ تو جماعت احمدیہ تو ہر جگہ، ہر ملک میں حالات کے مطابق خدمت کر رہی ہے اور افریقہ میں ہم یہ خدمت کسی ذاتی مفاد کے لئے نہیں کر رہے بلکہ اس لئے کر رہے ہیں کہ انسانیت کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے اور آج انسانیت کو بے لوث خدمت گزاروں کی ضرورت ہے۔ انسانیت کی بچت ہو سکتی ہے آج جب دنیا اپنے ذاتی مفادات کو دیکھ رہی ہے۔ میں یہ دعویٰ سے کہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ ہی صرف وہ جماعت ہے جو ہر قوم اور ملک کے لئے فکرمند ہے دعاؤں کے ذریعہ بھی اور جہاں تک اس کے وسائل ہیں خدمت کر کے بھی اور یہ صرف اس وجہ سے ہے کہ جماعت احمدیہ ایک ایسی روحانی جماعت ہے جو اس زمانے کے امام کو ماننے والی ہے اور اس کے بعد ان میں ایک خلافت کا نظام ہے جو ان کی راہنمائی کرتا ہے ان کو اِدھر اُدھر ہونے سے روکتا ہے۔ اس سیدھے راستے پر چلانے کی کوشش کرتا ہے جو حقیقی اسلامی تعلیم ہے اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ہر جگہ بے لوث خدمت کر رہے ہیں۔

ان چند الفاظ کے ساتھ میں اپنی بات ختم کروں گا۔ پھر مَیں دوبارہ تمام مہمانوں کا شکرگزار ہوں، میئر صاحب کا شکرگزار ہوں۔ اب وقت بھی کافی ہو گیا ہے آپ کے اور کھانے کے درمیان میں مزید حائل نہیں ہونا چاہتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب پونے دس بجے تک جاری رہا۔

حضور انور کے اس خطاب کا رواں ترجمہ مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ سلسلہ بلجیم نے کیا۔

## مہمانوں کے تاثرات

ڈنر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرداً فرداً تمام مہمانوں سے ملاقات کی۔ ان کو شرف مصافحہ بخشا اور ان سے گفتگو فرمائی۔

۞...... جرمنی کے سفارت خانہ سے آئے ہوئے ان کے وزیر Mr. Harald Bonjn نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے حضور انور سے کہا کہ وہ حضور کے خطاب سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی جب حضور جرمنی جائیں تو وہاں کے میڈیا سے بھی اس قسم کا خطاب فرمائیں۔ حضور انور نے موصوف کو فرنچ اور انگریزی زبان میں جماعت کا تعارفی اور اسلام اور امن کے موضوع پر لٹریچر دیا۔

۞...... میئر کی کیبنٹ کے ایک نمائندہ نے کہا کہ ہمیں اسی طرح کا دین چاہئے جو حضور نے بیان فرمایا ہے۔ دوسرا اسلام نہیں چاہئے جو دوسرے مسلمان پیش کرتے ہیں۔

۞...... بعض شامل ہونے والے مہمانوں خصوصاً خواتین نے اس بات کا اظہار کیا کہ اسلام کی حسین تعلیم جو حضور نے آج پیش کی ہے ہمیں پہلے اس کا پتہ ہی نہیں تھا۔ اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمانوں پر اتنے ظلم ہوئے اور مسلمان عورتوں پر بھی ظلم ہوئے ہیں۔

۞...... مہمانوں نے یہ بھی کہا کہ ہمیں آج اس بات کا علم ہوا ہے کہ اسلام Synagoug کی حفاظت کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ یہ تو دیکھنے میں آیا ہے کہ ان کو جلایا گیا۔ یہ نہیں سنا تھا کہ ان کی حفاظت کی تعلیم بھی اسلام میں موجود ہے۔

سبھی مہمان حضور انور کے خطاب سے بے حد متاثر تھے جس کا اظہار انہوں نے خطاب کے بعد تالیاں بجا کر کیا۔ پونے گیارہ بجے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

## میڈیا کوریج

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی فرانس میں آمد کے ساتھ ہی پریس اور میڈیا کی غیر معمولی توجہ جماعت کی طرف ہوگئی ہے۔

۞......فرانس کے نیشنل F3 TV نے اپنی رات سات بجے کی خبروں میں پہلی بار جماعت کے حوالہ سے کوئی خبر نشر کی۔اس ٹی وی سٹیشن نے مسجد مبارک کے افتتاح کے بارہ میں کافی تفصیل سے خبر دی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تختی کی نقاب کشائی کرتے ہوئے دکھایا گیا اور مختلف مناظر دکھائے گئے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کی جھلکیاں دکھائی گئیں اور نماز پڑھاتے ہوئے جھلکیاں دکھائی گئیں۔مسجد کے اندر اور باہر کے مناظر دکھائے گئے۔بعض احمدی احباب کے انٹرویو اور علاقے کے میئر کا انٹرویو نشر کیا۔

اسی نیشنل ٹی وی چینل نے اپنی خبروں میں MTA انٹرنیشنل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آج پانچوں براعظموں کے احمدی لوگ اپنی مسجد کا افتتاح دیکھ رہے ہیں۔ان کے خلیفہ خاص طور پر انگلستان سے افتتاح کے لئے آئے ہیں۔ان کے خلیفہ کا مقام پوپ کی طرح ہے۔

۞......فرانس کی ایک مشہور اخبار Le Parisien نے اپنی 10/اکتوبر 2008ء کی اشاعت میں مسجد مبارک کی ایک بڑی تصویر شائع کرتے ہوئے لکھا۔

۞......''فرانس کی احمدیہ جماعت کے لئے یہ انتہائی اہم واقعہ ہے کہ آج بعد از دوپہر فرانس کی پہلی احمدیہ مسجد کا افتتاح جماعت کے روحانی سربراہ اور خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد کریں گے۔یہ اہم لمحہ MTA کے ذریعہ براہ راست ساری دنیا میں نشر کیا جائے گا''۔

۞......Saint Prix کے رہائشی علاقہ میں واقع یہ مسجد بنگلوں کے ماحول میں اپنی ٹائلوں والی چھتوں اور ترتش کی دیواروں کی بدولت رچ بس گئی ہے۔یہ ایک ماڈرن عمارت جس میں ٹی وی (TV) سٹوڈیو، Ecology کے اصول کے مطابق ایئر کنڈیشن اور ساڑھے تین سو افراد کے لئے نماز پڑھنے کی سہولت موجود ہے۔جن کے لئے نرم قالین بچھایا گیا ہے ایک منارہ اور ساڑھے سات میٹر ایک اونچا ٹاور بطور مسجد کی علامت کے ہے۔

جماعت احمدیہ 26 سال سے یہاں ہے۔اس عمارت کی تعمیر افراد جماعت کی محنت، کام میں شمولیت کی مرہون منت ہے۔یہاں جماعت کے پروگرام ہوں گے اور بین المذاہب کانفرنسز منعقد ہوں گی۔

اسی اخبار نے اپنی 10/اکتوبر کی اشاعت میں علاقہ کے میئر Jean Pierre Enjalbert کا پیغام شائع کرتے ہوئے لکھا۔

''یہ غیر معروف جماعت ایک امن پسند اور بہت قابل احترام اسلام کو پیش کرتی ہے۔میں ان کے امن پسند ہونے کا گواہ ہوں۔یہ لوگ مکمل طور پر معاشرہ میں گھل مل گئے ہیں اور شہری فلاحی کاموں میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔اسی وجہ سے آج انہوں نے اپنے تمام ہمسایوں کو ڈنر پر مدعو کیا ہے جس میں بعض سفارتکار اور دیگر ملکوں کے مہمان شرکت کریں گے''۔

۞......اسی اخبار نے درج ذیل الفاظ میں جماعت احمدیہ کا تعارف شائع کیا۔

''جماعت احمدیہ مذہبی جماعت ہے جو 1889ء میں انڈیا میں پنجاب میں قائم ہوئی ان کو خاص طور پر پاکستان میں سخت تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔193 ممالک میں پھیلی ہوئی جماعت ملینز میں ممبر رکھتی ہے اور فرانس میں ایک ہزار کے قریب ان کی تعداد ہے''۔

''محبت سب سے اور نفرت کسی سے نہیں'' ان کا ماٹو ہے اور یہ لوگ تشدد اور Terrorism کو یکسر ردّ کرتے ہیں۔یہ لوگ مختلف لوگوں کے درمیان ڈائیلاگ کو پسند کرتے ہیں اور کھلے ذہن کے مالک ہیں۔موجودہ خلیفہ 2003ء میں جماعت کے سربراہ منتخب ہوئے تھے اور آپ ہی اس مسجد کا افتتاح کریں گے۔آپ جماعت کے پانچویں خلیفہ ہیں''۔

## 11/اکتوبر 2008ء بروز ہفتہ:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر ''مسجد مبارک'' پیرس میں تشریف لا کر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق فرانس سے نن سپیٹ (Nunspeet) ہالینڈ کے لئے روانگی تھی۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد اور مستورات صبح سے ہی مشن ہاؤس پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔

### ہالینڈ کے لئے روانگی

سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور ازراہ شفقت جملہ احباب جماعت کو شرف مصافحہ بخشا۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا اور شرف زیارت بخشا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور نو بجکر 25 منٹ پر قافلہ پیرس (فرانس) سے نن سپیٹ (ہالینڈ) کے لئے روانہ ہوا۔پیرس سے نن سپیٹ کا فاصلہ 510 کلومیٹر ہے۔دو گھنٹے کے سفر کے بعد گیارہ بجکر 25 منٹ پر فرانس کا بارڈر کراس کر کے بلجیم میں داخل ہوئے۔پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق بلجیم کے شہر Mons کے قریب مین ہائی وے پر ایک پٹرول پمپ اور ریسٹورنٹ کے بیرونی احاطہ میں جماعت احمدیہ ہالینڈ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔پونے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس جگہ تشریف آوری ہوئی۔امیر صاحب ہالینڈ، مبلغ انچارج صاحب ہالینڈ، جنرل سیکرٹری صاحب اور عاملہ کے بعض ممبران اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ ہالینڈ نے اپنے خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

فرانس سے امیر صاحب فرانس، مبلغ انچارج صاحب فرانس، جنرل سیکرٹری، صدر صاحب انصار اللہ و صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور خدام کی ٹیم حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے قافلہ کے ساتھ اس جگہ تک آئے تھے۔ان سبھی احباب نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور یہاں سے پروگرام کے مطابق واپس جانے کی اجازت چاہی۔یہاں سے ہالینڈ سے آنے والی گاڑیوں نے قافلہ کو لیڈ (Lead) کیا۔گیارہ بجکر 55 منٹ پر یہاں سے آگے نن سپیٹ (ہالینڈ) کے لئے روانگی ہوئی۔اس جگہ سے 150 کلومیٹر کا مزید سفر طے کر کے بیلجیئم کا بارڈر کراس کر کے ہالینڈ میں داخل ہوئے۔یہاں بارڈر سے نن سپیٹ کا فاصلہ 140 کلومیٹر تھا۔سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''بیت النور'' نن سپیٹ (ہالینڈ) تشریف آوری ہوئی۔جہاں احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں، بچیوں نے ایک بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا احباب نے نعرے بلند کئے۔خواتین بھی اپنے ہاتھ ہلا کر اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں اور بچیاں استقبالیہ گیت پیش کر رہی تھیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ ہالینڈ بیت النور نن سپیٹ میں اپنا 28 واں جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔آج جلسہ سالانہ کا دوسرا روز تھا۔جلسہ کے انتظامات کے لئے بیت النور کے احاطہ میں ایک طرف مردانہ مارکی لگائی گئی ہے اور ایک دوسرے حصہ میں علیحدہ مارکی لگا کر لجنہ جلسہ گاہ تیار کی گئی ہے۔اس کمپلیکس کی مختلف عمارات میں رہائش کے انتظامات کئے گئے ہیں۔کھانے کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکی لگائی گئی تھیں۔اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

### انتظامات جلسہ کا جائزہ

نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب ہالینڈ سے جلسہ کے انتظامات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس بار وہ ہال نہیں مل سکا جہاں گزشتہ سال جلسہ ہوا تھا۔امیر صاحب نے بتایا کہ اس دفعہ نہیں مل سکا۔حضور انور نے دریافت فرمایا کہ مارکی میں لوگ پورے آجائیں گے۔کتنے لوگ آسکتے ہیں۔کل کتنی حاضری کی توقع ہے۔زیادہ لوگ آئے اور تعداد بڑھی تو کس طرح انتظامات کریں گے۔مردانہ مارکی کے پچھلے حصہ میں MTA کی ٹرانسمیشن اور ریکارڈنگ کے لئے ایک حصہ مخصوص کیا گیا تھا۔حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہ انتظامات کسی اور جگہ کر لیں اور یہ حصہ بھی ساتھ شامل کریں۔لوگوں کے بیٹھنے کے لئے کچھ جگہ یہاں بن جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خواتین کے انتظام کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا کہ ان کا انتظام کس جگہ کیا گیا ہے۔کتنی جگہ ہے۔کیا لجنہ مارکی میں پوری آجائیں گی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کے انتظامات کے تعلق میں امیر صاحب ہالینڈ اور افسر صاحب جلسہ سالانہ کو بعض ہدایات دیں اور بعد ازاں اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گا پر تشریف لے گئے۔

### میڈیا کوریج

۞......فرانس کے ایک مشہور اخبار "Lie Parisien" نے اپنی 11/اکتوبر 2008ء کی اشاعت میں ''مسجد مبارک'' (فرانس) کی نقاب کشائی کی تصویر شائع کرتے ہوئے درج ذیل خبر شائع کی۔

**خلیفہ نے مسجد کا افتتاح کیا**

جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کا افتتاح کل دوپہر Saint Prix میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے کیا۔

میئر Jean Pierre Enjalbert اور دیگر سینکڑوں افراد کی موجودگی میں اس مذہبی تنظیم جس کا تعلق انڈیا سے ہے اور جو 193 ممالک میں کروڑوں کی تعداد میں ہے کے روحانی راہنما حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے مسجد کی تختی کی نقاب کشائی کرنے کے بعد دعا سے کیا۔اس تقریب کو ان کے T.V چینل MTA نے ساری دنیا میں نشر کیا۔

احمدی ایک امن پسند اسلام کی تعلیم دیتے ہیں اور ہر قسم کی سختی اور شدت پسندی کے خلاف ہیں جس کی وجہ سے ان کو بعض دوسرے گروپس، فرقوں کی طرف سے مشکلات کا بھی سامنا ہے۔خصوصاً پاکستان میں۔

شام کو ایک عشائیہ دیا گیا جس میں بہت سارے VIP احباب نے شرکت کی۔جن میں چند سفیر بھی شامل ہیں۔

## 12/اکتوبر 2008 بروز اتوار:

صبح چھ بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا اور دیگر مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

### جلسہ ہالینڈ کا آخری دن

آج جماعت احمدیہ ہالینڈ کے جلسہ سالانہ کا آخری دن تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد اور جلسہ میں مبارک موجودگی کی وجہ سے ہالینڈ کی تمام جماعتوں سے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے بوڑھے جوق در جوق جلسہ میں شمولیت کے لئے نن سپیٹ پہنچے۔ہالینڈ کے علاوہ برطانیہ، جرمنی، بلجیم اور سوئٹزرلینڈ سے بھی احباب اس جلسہ میں شمولیت کے لئے پہنچے۔

دو بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔بیت النور کا ہال، مردانہ جلسہ گاہ و زنانہ جلسہ گاہ، کھانے کی مارکی اور اس کمپلیکس کے دیگر احاطے مہمانوں سے بھرے ہوئے تھے۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں احباب جماعت نے بڑے پُر جوش اور ولولہ انگیز نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔

اس جلسہ کی یہ اختتامی تقریب MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر کی جا رہی تھی۔

### میئر کے نمائندہ کا ایڈریس

پروگرام کے باقاعدہ آغاز سے قبل علاقہ Medembilk کے میئر کی کمیٹی کے چیئرمین Rinus Huijsen نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے کہا کہ 2004ء سے میرا جماعت احمدیہ سے رابطہ ہے۔اس دنیا میں اس وقت اسلام کے بارہ میں بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں اور آج صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو بڑی محنت کر کے ان غلط فہمیوں کو دور کر رہی ہے۔مَیں نے جماعت سے رابطہ کیا، تعلق بڑھایا اور جماعت کی کتب کا مطالعہ کیا۔جماعت کے ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے

نہیں نے میرا دل جیت لیا۔

موصوف نے کہامَیں اس بات پر یقین رکھتا ہوں ’’ کہ مذہب کی بھلائی کے لئے کام کررہے ہیں۔ یہ بہت نیک کام ہے جوآپ کررہے ہیں۔آپ دنیا کے دل جیت سکتے ہیں اور دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔

موصوف نے کہا کہ مَیں نے نظام خلافت کے بارہ میں مطالعہ کیا ہے۔عیسائیت میں جو پوپ کا نظام ہے یہ اس سے ملتا جلتا نظام ہے۔ یہ نظام دنیا کے لئے امن کا نظام ہے۔آپ کے ماٹو ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ اس حوالے سے میں امید رکھتا ہوں کہ ہم دنیا کوامن کا گہوارہ بنا سکتے ہیں۔

میئر کے نمائندہ کے اس ایڈریس کے بعد دو بجکر پینتالیس منٹ پر جلسہ سالانہ ہالینڈ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جومکرم ڈاکٹر ایمن عودہ صاحب نے پیش کی۔ بعدازاں حامد کریم محمود صاحب مبلغ ہالینڈ نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام مکرم عطاء القیوم نے خوش الحانی سے پیش کیا۔

## تقسیم ایوارڈز کی تقریب

اس کے بعد تقریب تقسیم ایوارڈ ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کوسندات عطا فرمائیں اور میڈل پہنائے۔

درج ذیل طلباء نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے یہ ایوارڈز حاصل کئے۔

1۔عطاءالنور احمد صاحب Pharmaceutical Sciences MSc

2۔عطاءالقیوم عارف صاحب Computer Sciences Informatics MSc

3۔عبدالحق صاحب Bechelor Degree in Graphic Design

4۔اعجاز جمن بخش صاحب CITO SSO

5۔نبیل احمد صدیق صاحب MSc in Informatics and Economics

6۔عثمان احمد صاحب BSc Mechanical Engineering

7۔نبیل احمد ناصر صاحب Bachelor of Information and Communication Technology

8۔حامد حافظ میر صاحب Bachelor of Built Enviornment

9۔مسعود چوہدری صاحب ڈپلومہ پری یونیورسٹی سیکنڈری ایجوکیشن

10۔مشہود چوہدری صاحب ڈپلومہ پری یونیورسٹی سیکنڈری ایجوکیشن

تقسیم ایوارڈ کی اس تقریب کے بعد کارکردگی کے لحاظ سے ہالینڈ کی مجالس خدام الاحمدیہ میں سے اول آنے والی مجلس خدام الاحمدیہ کوعلم انعامی دیئے جانے کی تقریب ہوئی۔

رپورٹ کا اعلان کرتے ہوئے صدر صاحب خدام الاحمدیہ ہالینڈ نے بتایا کہ تین چار مجالس کے درمیان بڑا سخت مقابلہ تھا۔ چنانچہ اوّل پوزیشن کے انتخاب کے لئے جماعتی مرکز، مبلغ سلسلہ سے راہنمائی لی گئی۔جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کے اپنے قواعد ہیں، اصول وضوابط ہیں جن کے مطابق نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کا انتخاب کیا جاتا ہے۔اس بارہ میں آئندہ کسی دوسرے سے راہنمائی لینے کی ضرورت نہیں۔اس بات کونوٹ کرلیں۔

کارکردگی کے لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ ہیگ نے اول آنے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے علم انعامی حاصل کیا اور قائد مجلس اور اس کی عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب فرمایا۔جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائس پر تشریف لائے جلسہ گاہ پُر جوش نعروں سے گونج اٹھی۔

(باقی آئندہ)

بقیہ:رپورٹ دورہ جرمنی
از صفحہ نمبر 16

چاہئے۔ ان فرقوں کوختم کرنے کے لئے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے۔

حضور انور نے فرمایا یہ فرقے بننے تھے۔ نبی کریم ﷺ کی پیشگوئی تھی ان کو کوئی روک نہیں سکتا تھا۔لیکن اگلی پیشگوئی یہ تھی کہ ان فرقوں کوایک جگہ اکٹھا کرنے کے لئے مسیح موعود آئے گا جو ان سب کو ایک جماعت میں اکٹھا کرے گا کہ یہی حقیقی اسلام ہے۔

حضور نے فرمایا ان فرقوں میں بہت سے اختلافات ہیں۔قرآن کریم کے مفاہیم اور مطالب میں اختلاف ہے ۔ فقہی مسائل میں اختلاف ہے جس کی وجہ سے مختلف فرقے بنے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اصل چیز تو یہ ہے کہ اللہ اور رسول پر اور اس کی کتاب اور ملائکہ اور جزا سزا کے دن پر ایمان ہو یہ چیزیں ہمیشہ سامنے رکھنی چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا جب آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق نشانیوں کے پورا ہونے کے ساتھ وہ شخص مسیح ومہدی ظاہر ہوگیا تو پھر اس کی جماعت میں شامل ہونا چاہئے۔آپ فرقہ بندی کوختم کرنے آئے تھے۔

ایک دوست نے بلغارین زبان میں کتب کے حوالہ سے بات کی تو مربی سلسلہ بلغاریہ نے بتایا کہ اس وقت 17 کتب شائع ہوچکی ہیں۔جس پر حضور انور نے فرمایا کہ ان صاحب کو یہ کتب مہیا کردیں۔

مُلک اسٹونیا (Estonia) سے آئے ہوئے ایک میاں بیوی بھی بلغارین وفد کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ خاوند نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کی کہ میری بیوی کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس کو قبول احمدیت کوتوفیق بخشے۔ نیز بتایا کہ اس کی والدہ کو کینسر ہے۔ جس کی وجہ سے یہ بہت پریشان ہے۔حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ اس کوصحت دے۔ نیز فرمایا پاکستان سے سُچی بوٹی منگوا کر کھلائیں۔

ملاقات کے اس پروگرام کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس وفد میں موجود تمام بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے اور مرد اور خواتین کوقلم عطا فرمائے۔مرد احباب باری باری حضور انور کے پاس آتے، حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کرتے، حضور کا ہاتھ چومتے اور قلم حاصل کرتے، حضور انور ان سے گفتگو فرماتے۔خواتین کوبھی حضور انور نے قلم عطا فرمائے۔خواتین بھی باری باری حضور انور کے پاس سے گزرتیں، شرف زیارت حاصل کرتیں اور دعا کی درخواست کرتیں۔ساتھ ساتھ تصاویر بنائی جارہی تھیں۔

بلغاریہ سے آنے والے وفد نے اس جلسہ کواور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنی ملاقات کو ناقابل فراموش اور بہترین وقت قرار دیا۔حضور انور سے ان کی ملاقات ان کے لئے ازدیاد ایمان اور حضور انور سے قریبی اور مضبوط تعلق کا باعث بنی۔

۞...... مکرم Mikhil Mikhailov صاحب (سابق ملٹری اتاشی) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جلسہ کے انتظامات کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں۔اتنی بڑی تعداد کی مہمان نوازی بہت ہی اچھے انداز سے کی جارہی ہے۔ ہر طرف مسکراتے اور محبتیں بکھیرتے ہوئے چہرے نظر آتے ہیں۔ بھائی چارے کی ایسی مثال کہیں اور دیکھنے کونہیں ملتی۔سب سے زیادہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکرگزار ہوں جن کی شفقت اور محبت کومَیں کبھی بھی بھلانہیں سکتا۔

۞......ایک خاتون مکرمہ Veronika صاحبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے بعد بے اختیار جذباتی انداز میں کہنے لگیں کہ:

’’جلسہ سالانہ اور حضور انور سے ملاقات کے یہ قیمتی لمحات ان کی زندگی کے سب سے زیادہ خوبصورت اور قیمتی لمحات ہیں۔ ان چند دنوں نے انہیں نئی زندگی عطا کی ہے جوکہ ہزاروں سال کی زندگی سے بڑھ کر ہے اور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا موقع ملا اور براہ راست حضور سے بات کرکے حضور کی ان دعاؤں کا شکریہ ادا کرنے کا موقع ملا جن کے نتیجہ میں میری مشکلات حل ہوئیں جوایک معجزہ سے کم نہیں اور میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ جن سے میں اپنے جذبات کا اظہار کرسکوں‘‘۔

۞...... ایک دوست Marian صاحب جو پیشہ کے لحاظ سے ایڈووکیٹ ہیں نے کہا:

’’امسال مجھے جلسہ سالانہ برطانیہ کے بعد جلسہ سالانہ جرمنی میں بھی شامل ہونے کا موقع ملا ہے۔ جلسہ کے انتظامات بہت عمدہ تھے۔کھانے کا انتظام بہت اچھا ہے۔ مَیں حیران ہوتا ہوں کہ اتنی بڑی تعداد کوکھانا ہمیشہ وقت پر ملتا ہے اور کسی بھی قسم کی پریشانی نہیں ہوتی۔مَیں امید کرتا ہوں کہ بلغاریہ کے احمدی بھی ایک دن اپنا جلسہ منعقد کریں گے اور وہ بھی اسی طرح مہمان نوازی کریں گے جس طرح اس جلسہ میں مہمان نوازی ہورہی ہے۔مَیں حضور انور کا خاص طور پر بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہمیں اس جلسہ میں شامل ہونے اور حضور انور سے ملنے کا موقع ملا‘‘۔

۞...... بلغاریہ کے ایک ٹیلیویژن سٹیشن New TV کے جرنلسٹ نے اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔

’’جلسہ جرمنی میں گزشتہ سال بھی شامل ہوا تھا۔ اس سال تو خود خواہش کرکے شامل ہوا ہوں۔ایک گہری محبت کا احساس ہے جواحمدیوں کا جلسہ عطا کرتا ہے۔ یہاں ہر شخص ایسے ملتا ہے جیسے وہ بہت پرانا دوست ہو۔ جلسے کے انتظامات بہت اچھے ہیں اور احمدیوں کی خوش قسمتی ہے کہ انہیں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جیسے امام ملتے ہیں جو بہت زیادہ شفیق اور محبت کرنے والے ہیں۔ میں حضور کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور سب احمدیوں کا جو ہماری مہمان نوازی کرتے رہے‘‘۔

۞...... ایک عیسائی دوست Lalev صاحب نے کہا:

’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں اس قدر روحانی پُرسکون ماحول ہے کہ بڑے لمبے عرصہ کے بعد پُرسکون نیند سویا ہوں۔میرے اوپر کئی قسم کے خوف طاری تھے جواللہ تعالیٰ نے جلسہ کی برکت سے دور کردیئے ہیں‘‘۔

وفد کے ممبران میں سے ہر کسی نے اپنے اپنے رنگ میں عقیدت ومحبت کا اظہار کیا۔

بلغارین وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہی۔اس کے بعد پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

## فیملی ملاقاتیں

آج ملاقات کرنے والوں میں سپین، ابوظہبی، یمن، پاکستان، فن لینڈ، امریکہ، ہالینڈ، آسٹریا، دوبئ، ماریشس، ویسٹ انڈیز، پرتگال، اٹلی، کینیڈا، بیلجیئم اور سویڈن سے آنے والی فیملیز کے علاوہ جرمنی کی جماعتوں فرینکفرٹ، Osnabruck، Neuss، Soest، Dieburg، Bietigheim سے آنے والی 34 فیملیز کے 87 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں دو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت السبوح میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

## اعلانات نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

1۔عطیۃ الرزاق بنت شجاع الدین ریحان صاحب آف بلغاریہ کا نکاح ہمراہ شاہد احمد بٹ (مربی البانیہ)

2۔ملیحہ حسین بنت غلام حسین صاحب آف جرمنی کا نکاح ہمراہ شکور احمد بلوچ طالبعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

## فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں دوبئ، عمان، کینیڈا، پاکستان، مالٹا، ہنگری، سلوانیا، البانیا، رومانیہ کے علاوہ جرمنی کی جماعتوں ہمبرگ، Osnabruck اور Kolon سے آنے والی فیملیز شامل تھیں۔مجموعی طور پر 75 فیملیز کے 284 افراد اور 20 افراد نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام نو بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔ ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت السبوح میں نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انوار احمد صاحب ولد ملک افتخار احمد صاحب آف جماعت Drieich جرمنی کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔مرحوم نے 20 ؍اگست 2008ء کووفات پائی۔مرحوم سید محمود اللہ شاہ صاحب ابن سید مسعود مبارک شاہ صاحب کے ہم زلف تھے اور محترم گلاب دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور ملک علی بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے نواسے تھے۔

نماز جنازہ پڑھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔آج جرمنی میں قیام کا آخری دن تھا۔

## 26/اگست 2008ء:

صبح پانچ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

### لندن کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق فرینکفرٹ (جرمنی) سے لندن (یوکے) کے لئے روانگی تھی۔ فرینکفرٹ اور اردگرد کی جماعتوں سے احباب جماعت مردوخواتین اور بچوں کی ایک بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی بیت السبوح کے احاطہ میں جمع ہونی شروع ہو گئی تھی۔ صبح نو بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے تمام احباب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔

حضور انور کی گاڑی آہستہ آہستہ مشن ہاؤس بیت السبوح سے باہر نکل رہی تھی۔ دونوں اطراف میں کھڑے مردوخواتین مسلسل اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔ بعض کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ جدائی کے یہ لمحات ان عشاق کے لئے یقیناً بہت کٹھن تھے۔

فرینکفرٹ سے فرانس کی بندرگاہ (پورٹ) Calais تک کا سفر چھ صد کلومیٹر ہے۔ جرمنی سے فرانس کی بندرگاہ Calais تک پہنچنے کے لئے راستہ میں ملک بلجیم سے گزرنا پڑتا ہے۔ جرمنی میں 240 کلومیٹر سفر طے کرنے کے بعد بارہ بجے کے قریب کچھ دیر کے لئے ایک پٹرول پمپ پر رکے پھر سوا بارہ بجے آگے روانگی ہوئی اور سفر جاری رہا۔ ساڑھے بارہ بجے کے قریب مجموعی طور پر 280 کلومیٹر سفر طے کرنے کے بعد ملک بلجیم میں داخل ہوئے اور بلجیم میں مزید 160 کلومیٹر سفر طے کرنے کے بعد پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق موٹروے پر Carestel ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کے لئے قافلہ رُکا۔

جماعت جرمنی سے ایک ٹیم صبح سے ہی کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے انتظامات کے لئے اس جگہ پہنچی ہوئی تھی اور قافلہ کی آمد سے قبل تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ریسٹورنٹ سے باہر ایک کھلے لان میں نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد دو بجکر چالیس منٹ پر یہاں سے بندرگاہ Calais کے لئے روانگی ہوئی اور بلجیم میں مزید 95 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد بیلجیئم کا بارڈر عبور کرکے ملک فرانس میں داخل ہوئے۔ یہاں سے Calais کا فاصلہ 95 کلومیٹر ہے۔ چار بجکر پانچ منٹ پر قافلہ Calais کی پورٹ پر پہنچا۔ امیر صاحب جرمنی، مبلغ انچارج صاحب جرمنی، افسر صاحب جلسہ سالانہ جرمنی، صدر صاحب خدام الاحمدیہ اپنی خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو Calais پورٹ تک چھوڑنے اور رخصت کرنے اور الوداع کہنے کے لئے فرینکفرٹ سے قافلہ کے ساتھ آئے تھے۔ پورٹ پر پہنچ کر ان سبھی احباب کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت شرف مصافحہ بخشا۔

پاسپورٹ، امیگریشن اور دیگر سفری دستاویزات کی کلیئرنس کے بعد قافلہ کی گاڑیاں Pouo Ferries میں داخل ہوئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے اتر کر فرسٹ کلاس لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

فیری اپنے مقررہ وقت پر سوا پانچ بجے Calais سے برطانیہ کی پورٹ Dover کے لئے روانہ ہوئی اور قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق پونے چھ بجے Dover پہنچی۔ (برطانیہ کا وقت فرانس کے وقت سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے)

### برطانیہ آمد

Dover پورٹ پر امیر صاحب یوکے، مبلغ انچارج صاحب یوکے، صدر صاحب خدام الاحمدیہ یوکے اور بعض دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت گاڑی سے اتر کر ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

یہاں سے سوا چھ بجے لندن کے لئے روانگی ہوئی۔ Dover سے لندن (London) کا فاصلہ 109 میل ہے۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد پونے آٹھ بجے مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا۔ جہاں احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو اھلاً وسھلاً ومرحبا کہا۔ مسجد فضل کے بیرونی احاطہ کو خوبصورت جھنڈیوں اور روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔ بچیاں گروپس کی صورت میں استقبالیہ گیت پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کے پاس تشریف لے گئے اور کچھ دیر کے لئے کھڑے رہے۔ مرد حضرات ایک علیحدہ حصہ میں صف آراء تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت مرد احباب کی طرف بھی تشریف لے گئے اور اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جرمنی کے اس سفر میں جن افراد کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔

حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا، مکرم فاتح احمد خان ڈاہری صاحب، مکرمہ صاحبزادی امۃ الوارث فرح صاحبہ سلمہا اور دونوں بچے عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ تعالیٰ عزیزہ یسریٰ فاتح سلمہا اللہ تعالیٰ، مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، خاکسار عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر)، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال)، مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص)، مکرم محمد احمد ناصر صاحب (نائب افسر حفاظت خاص)، مکرم ناصر احمد سعید صاحب، مکرم محمود احمد خان صاحب، مکرم نصیر الدین ہمایوں صاحب، مکرم خواجہ عبدالقدوس صاحب (حفاظت خاص)۔

اس کے علاوہ مکرم رانا وسیم احمد قمر صاحب اور مکرم ندیم احمد امینی صاحب کو قافلہ کی گاڑیاں ڈرائیو کرنے اور قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت عطا ہوئی۔

۞۞۞۞

# مجلس خدام الاحمدیہ اٹلی کے
# دوسرے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: توصیف احمد قمر ـ معتمد خدام الاحمدیہ اٹلی)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ اٹلی کو اپنا دوسرا سالانہ اجتماع 18-19 اکتوبر 2008ء منعقد کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ یہ اجتماع جماعت اٹلی کے مشن ہاؤس واقع San pietro in Casale میں منعقد ہوا جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''بیت التوحید'' تجویز فرمایا ہے۔

اجتماع کا آغاز بروز ہفتہ بعد از نماز ظہر وعصر پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ اٹلی مکرم آفتاب احمد صاحب نے لوائے خدام لہرایا۔ اور صدر جماعت اٹلی مکرم عبدالفاطر صاحب نے اٹلی کا جھنڈا لہرایا۔ اس موقعہ پر مکرم اکرم احمدی صاحب نے دعا کرائی۔ معاً بعد تلاوت اور ترانہ کے بعد صدر صاحب جماعت نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ مکرم اکرم احمدی صاحب نے بھی حاضرین سے خطاب فرمایا اور خدام واطفال کو نصائح فرمائیں۔

اس کے بعد ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا جن میں کبڈی، دوڑ، اور رسہ کشی شامل تھے۔ مجموعی طور پر مختلف ورزشی مقابلوں میں 14 ٹیموں اور انفرادی طور پر مختلف ورزشی مقابلوں میں 75 خدام و اطفال نے جبکہ علمی مقابلہ جات میں 50 خدام اطفال نے شرکت کی۔ رات کو مجلس سوال و جواب بھی ہوئی۔ خدام نے مختلف موضوعات پر سوال کئے جو کافی دلچسپ تھے۔ صبح نماز تہجد کے لیے مقررہ وقت سے بہت پہلے احباب ہال میں تشریف لے آئے اس موقعہ پر حاضری 100 فیصد تھی۔ بیت التوحید میں یہ پہلا باقاعدہ اجتماع تھا۔ ہر چہرہ خوشی سے سرشار تھا۔ نماز فجر کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ اٹلی کی پہلی مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوئی جس میں ملک بھر سے نمائندگان شامل ہوئے۔

دوسرے روز بھی علمی اور ورزشی مقابلہ جات جاری رہے۔ جن میں تلاوت، نظم، تقریر، اذان، اور پیغام رسانی کے مقابلے شامل تھے۔ ورزشی مقابلہ جات میں کلائی پکڑنا، فٹ بال، باسکٹ بال، بیڈمنٹن وغیرہ شامل تھے۔

اس موقعہ پر مقامی کونسل کی طرف سے Sig.ra Simona Bortolazzi Assessore Alla Cultura نے بھی شرکت کی۔ اور خطاب فرمایا۔ انھوں نے اس بات کو خوش آئند قرار دیا کہ جماعت احمدیہ دوسرے مذاہب کے متعلق برداشت اور تحمل کی پالیسی رکھتی ہے۔ اور باہمی تعاون کے فروغ کی خواہاں ہے۔

اختتامی خطاب میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ اٹلی مکرم آفتاب احمد صاحب نے خدام کو پنجوقتہ نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ اگر ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کے حقیقی مقاصد کو نہ سمجھا تو دوسری سب چیزیں بے فائدہ ہو جائیں گی۔ آپ نے ''کشتی نوح'' سے ایک اقتباس کی روشنی میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ان توقعات کا ذکر فرمایا جو وہ جماعت سے رکھتے ہیں۔ اتوار کی شام چھ بجے اجتماع کا اختتام دعا سے ہوا۔ اس موقعہ پر کل حاضری تقریباً 200 تھی۔

۞۞۞۞۞۞

۞ ''یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کرلی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا''۔

۞ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ (کشتی نوح)


**SHAHEEN REISEN**

ہمارے معزز کرم فرما ہمیشہ ہماری قابل اعتماد Authorised Travel Agency سے دنیا بھر کے ہوائی سفر کے لئے انتہائی سستی OK ہوائی ٹکٹ حاصل کریں۔ نیز موسم بہار اور گرمیوں کی چھٹیوں کے لئے ANGEBOT سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے ہماری WEBSITE پر FLUGANFRAGE کو کلک کریں۔ اور آج ہی OSTER UND SOMMERFERIEN کے لئے سیٹوں کی مفت KOSTENLOS ریزرویشن کروائیں۔ شکریہ۔ اسی طرح ENGLAND سے جرمنی آنے والوں کے لئے FERRY کی انتہائی سستی ٹکٹ دستیاب ہے۔

Fon: (0) 6151-36 88 525 Fax: 06151-36 88 526
www.shaheenreisen.de Address: Siemens str - 6, 64289 Darmstadt - Germany
Bank details: Shaheen Reisen - Kontonr.: 934116466 - BIZ: 44010046 - Postbank Dortmund



**Earlsfield Properties**

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

## صدسالہ جشن خلافت نمبرز

صدسالہ جشن خلافت کی تقریبات کے حوالہ سے طبع ہونے والی خصوصی اشاعتیں اور سووینئرز (جو ہمیں موصول ہوئے ہیں) کا تعارف کچھ عرصہ سے جاری ہے۔ ایسی خصوصی اشاعتیں، دورانِ سال، جب بھی ہمیں موصول ہوتی رہیں گی، تو اپنے معمول کا انتخاب پیش کرنے کی بجائے، اُن پر تبصروں اور اُن میں شامل منتخب مضامین کا تعارف پہلے ہدیۂ قارئین کیا جاتا رہے گا۔ رسائل و جرائد کی ترسیل نیز خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

## جماعت احمدیہ امریکہ کا خلافت سووینئر

دوسو سے زائد A4 سائز کے صفحات پر مشتمل جماعت احمدیہ امریکہ کا صدسالہ جشن خلافت سووینئر موصول ہوا ہے۔ متعدد اہم علمی، تربیتی اور معلوماتی مضامین پر مشتمل یہ سووینئر ایک عمدہ پیشکش ہے جس میں اگرچہ تصاویر تو زیادہ نہیں دی گئیں لیکن زیادہ سے زیادہ معلومات کو عبارت اور گرافس کی صورت میں پیش کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ خدمت دین کرنے والی بعض شخصیات کے حوالہ سے چند مضامین بھی اس میں شامل ہیں نیز قبولِ احمدیت کی سعادت حاصل کرنے والے چند افراد کی ایمان افروز داستانیں بھی اِس کی زینت ہیں۔ مکمل طور پر انگریزی زبان میں شائع ہونے والے اِس سووینئر کو یقیناً نواحمدیوں اور صرف انگریزی جاننے والے احمدیوں کے لئے عمدہ تحفہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

## ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب
### امیر جماعت امریکہ

جماعت احمدیہ امریکہ کے صد سالہ خلافت سووینئر میں موجودہ امیر مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب کے بارہ میں ڈاکٹر حنا ظفر صاحبہ کے قلم سے ایک تعارفی مضمون بھی شامل اشاعت ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب 15/اپریل 1943ء کو محترم چودھری ظفراللہ خان صاحب کے ہاں سرگودھا (پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ تعلیم الاسلام ہائی اسکول ربوہ سے بورڈنگ ہاؤس میں رہ کر ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ 1959ء میں لاہور سے F.Sc کیا اور پھر کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے 1966ء میں M.B.B.S. کی ڈگری لی۔ اس دوران باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ آپ کی عادت بن چکی تھی۔

1967ء میں آپ میڈیسن اور ڈنٹسٹری میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے نیوجرسی (امریکہ) آگئے۔ اس وقت آپ نیوجرسی میں ایک جنرل ہسپتال میں شعبہ ریڈیالوجی کے چیئرمین ہیں۔ 2003ء میں آپ کو امیر جماعت امریکہ مقرر کیا گیا۔ آپ کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔

## الحاج ڈاکٹر مظفر احمد ظفر صاحب
### سابق امیر جماعت احمدیہ امریکہ

محترم الحاج ڈاکٹر مظفر احمد ظفر صاحب نے 1955ء میں احمدیت قبول کی اور جماعت میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ قریباً دس سال تک نیشنل صدر کے عہدہ پر فائز رہے اور دس سال سے زیادہ عرصہ نائب امیر کے طور پر کام کیا۔ جماعت احمدیہ امریکہ کے خلافت سووینئر میں آپ کا ذکر خیر مکرم ظفر احمد سرور صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے لئے آپ کی محبت بے مثال تھی۔ آپ نے پبلک ایڈمنسٹریشن میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی تھی اور اوہائیو سٹیٹ کے شہر ڈیٹن میں CURE کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر رہے تھے۔ آپ کو پبلک سروس کیلئے مختلف ایوارڈز بھی دیئے جاتے رہے۔ 15/نومبر 1996ء میں 60 سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔

آپ کے بیٹے مکرم مرید نوراللہ ظفر صاحب لکھتے ہیں کہ 1950ء میں جب احمدی ہمارے شہر میں بسنا شروع ہوئے اور ڈیٹن کی مسجد کی تعمیر شروع ہوئی تو میرے والد اور چچا کا احمدیوں پر پتھراؤ کرنا معمول بن گیا۔ ایک روز چند احمدیوں نے آپ دونوں کو پکڑ کر پتھراؤ کی وجہ پوچھی۔ آپ نے جواب دیا کہ ہمیں احمدیوں کی عجیب ٹوپیاں اچھی نہیں لگتیں اور نہ ہی وہ عجیب وغریب لباس جو تمہاری عورتیں پہنتی ہیں۔ اس پر احمدیوں نے مسجد کے فوائد بیان کئے اور یہ بھی کہا کہ یہ مسجد ایک دن آپ ہی کی مسجد ہوگی۔ پھر اِن دونوں کو کھانا بھی کھلایا اور پیار اور محبت سے پیش آئے۔ اس کے بعد آپ وقتاً فوقتاً مسجد جانے لگے اور احمدیوں کی مدد بھی کرتے رہتے۔ آپ کو احمدیوں کے تعلق باللہ نے بہت متأثر کیا ہوا تھا۔ چنانچہ جلد ہی خود بھی احمدیت قبول کرلی۔ پھر آپ خدمت دین میں ایسے وقف ہوئے کہ گھر میں کوئی تقریب بھی ہوتی تو آپ کسی جماعتی مصروفیت کی وجہ سے موجود نہ ہوتے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ سے سچی اور انتہائی محبت تھی۔

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سابق امیر جماعت امریکہ نے الحاج ڈاکٹر مظفر احمد ظفر صاحب کے بارہ میں فرمایا کہ آپ کے ساتھ میرا تعلق نومبر 1983ء میں ہوا اور وقت کے ساتھ یہ دوستی اور محبت بڑھتی رہی۔ بعد ازاں ہمیں امیر اور نائب امیر کے عہدوں کے تحت بھی اکٹھے اور ایک ساتھ کام کرنے کا موقعہ بھی ملا تو آپ کو ہر وقت ہر کام کے بجالانے کے لئے تیار پایا۔

جب آپ پہلی بار ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ آئے تو اپنے ساتھ سوالات کی ایک لمبی فہرست بھی لائے لیکن جیسے ہی آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو دیکھا تو اپنا کاغذ جیب میں ڈال لیا جیسے حضورؒ کو ایک نظر دیکھنے سے ہی آپ کو تمام سوالوں کا جواب مل گیا ہو۔

ضیاء کے آرڈیننس کے بعد جب ایک پریس کانفرنس کے دوران ایک پاکستانی صحافی نے آپ سے پوچھا کہ کیا اب آپ پاکستان کے لئے امریکہ کی امداد پر پابندی لگوانا چاہیں گے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ ہرگز نہیں، ہمارا پاکستان کے عوام سے تو کوئی جھگڑا نہیں ہے۔

آپ بہترین خطیب تھے۔ تقریب میں جب بھی آنحضور ﷺ یا حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر آتا تو آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آتیں اور آواز بھی بھرّا جاتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ وہ ہمارے معزز بھائی تھے۔ Ph.D. ہونے کے باوجود بھی انہوں نے کبھی ڈاکٹر کا لقب استعمال نہیں کیا۔ وہ ایک نہایت ذہین وفہیم اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں فدائی انسان تھے۔ میں ایک عرصہ سے انہیں جانتا ہوں۔ وہ نہایت مستعد انسان تھے۔ عموماً میری سیکورٹی کے انچارج ہوتے اور یوں لگتا تھا کہ جلسہ کے دنوں میں وہ سوتے ہی نہیں تھے۔ میں جب بھی اپنے کمرے یا رہائش سے باہر آتا تھا، وہ ہمیشہ وہاں موجود ہوتے۔ وہ امریکی احمدیوں کا مزاج دوسروں کی نسبت زیادہ سمجھتے تھے اس لئے مَیں اُن سے تبادلہ خیال کرکے بہت فائدہ اٹھاتا تھا۔ وہ ایک نہایت منکسرالمزاج اور وفادار انسان تھے جنہوں نے جماعت کی اعلیٰ ترین خدمت کی توفیق پائی۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کیلئے وقف تھے اور اُن کی وفات سے ایک خلاء پیدا ہوگیا ہے۔

## مکرمہ الحاجہ شکورہ نوریا صاحبہ

جماعت احمدیہ امریکہ کے صد سالہ خلافت سووینئر میں مکرمہ الحاجہ شکورہ نوریا صاحبہ کا ایک مضمون بھی شامل اشاعت ہے جس میں آپ نے خلفائے احمدیت سے اپنے تعلق کو بیان کیا ہے۔

مکرمہ الحاجہ شکورہ نوریا صاحبہ نے مئی 1979ء میں احمدیت قبول کی اور پہلی بار جلسہ مصلح موعود میں شرکت کی۔ وہاں کے پروگرام سے متأثر ہوکر آپ کے دل میں حضورؒ کے بارہ میں مزید جاننے کی خواہش نے جنم لیا لیکن لجنہ کے اگلے اجلاس عام میں جب حضورؒ کا کوئی ذکر نہ ہوا تو آپ بہت مایوس ہوئیں۔ تب ایک کشفی نظارہ میں آپ نے حضورؒ کو دیکھا اور ساتھ ہی ایک فرشتے نے جیسے آپ کی گال پہ بوسہ دیا ہو۔

محترم میر محمود احمد صاحب اس وقت امریکہ میں مبلغ سلسلہ تھے۔ جب انہیں علم ہوا کہ مکرمہ شکورہ صاحبہ نے ایک خواب میں قرآن مجید اور کلمہ جبکہ دوسرے خواب میں محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کو دیکھ کر احمدیت قبول کی تھی حالانکہ اُس وقت تک آپ محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ سے ذاتی طور پر نہیں ملی تھیں۔ چنانچہ محترم میر صاحب نے آپ کی محترمہ صاحبزادی صاحبہ سے ملاقات کروائی اور اُنہی نے آپ کو اسلام احمدیت کی تعلیم بھی دینی شروع کی۔ اُنہی کے حوصلہ دلانے پر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں خطوط لکھے جن میں افریقہ کے متعدد ممالک میں اپنی تعلیم اور سفروں کے حالات، یورپ اور امریکہ میں پڑھانے کا تجربہ اور کئی سال قبل چرچ کو خیرباد کہہ دینے کی وجوہات بیان کیں۔ حضورؒ نے نہایت پُرشفقت جوابات میں آپ کو لجنہ کے کاموں میں شامل ہونے کی تلقین کی۔ اس نصیحت پر آپ نے بھرپور طور پر عمل کیا اور بعد میں متعدد عہدوں پر فائز رہیں۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے امریکہ کا دورہ کیا تو آپ نائب صدر لجنہ امریکہ تھیں۔

دسمبر 1980ء میں آپ امریکی وفد میں شامل ہوکر قادیان اور ربوہ بھی گئیں۔ حضورؒ نے وہاں امریکی بہنوں سے خطاب میں فرمایا کہ وہ اسلام احمدیت کے مستقبل میں کامیابی کا بیج ہیں۔

شکورہ صاحبہ کو اکثر سچے خواب آتے، خصوصاً احمدیت کے حالات کے متعلق۔ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی لندن تک بحفاظت ہجرت کے متعلق بھی خواب آئی تھی۔ آپ حضورؒ کی قائم کردہ انسانی حقوق کی کمیٹی کی رکن رہیں اور چھ سال تک لجنہ DC کی صدر بھی رہیں۔ 1987ء میں حضورؒ امریکہ تشریف لائے تو آپ کی پہلی ملاقات حضورؒ سے ہوئی۔ 1989ء میں حضورؒ نے اپنے خطبہ جمعہ میں آپ کے قبول احمدیت کا ذکر بھی کیا۔ آپ کو حضورؒ کی قائم فرمودہ اُس کمیٹی کی رُکن رہنے کا بھی موقع ملا جو قرآن کریم کے مضامین کی فہرستیں تیار کررہی تھی۔

محترمہ شکورہ صاحبہ کہتی ہیں کہ خلیفہ رابعؒ کے بعد خلیفہ خامس کا پُرسکون اور بغیر کسی دقّت کے انتخاب، احمدیت کی سچائی کی دلیل ہے۔ جب اُسی سال آپ لندن آکر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ سے ملیں تو آپ کا یقین کامل ہوگیا کہ خلیفہ کا چناؤ صرف اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 2/جون 2007ء میں شائع ہونے والی مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

تاریک رُتیں ہم جھیل گئے تم صبح فروزاں دیکھو گے
ہم خاک ہوئے اور کھاد بنے تم رنگِ بہاراں دیکھو گے
ہم تھوڑے ہیں کمزور بھی ہیں پر سر پہ طاقت والا ہے
ہم جیتے ہیں ہم جیتیں گے تم رحمت رحماں دیکھو گے
زنجیر و رسن کب روک سکے حق گوئی سے دیوانوں کو
ہر ضرب پہ ذات باری پر بڑھتا ہوا ایماں دیکھو گے

# Muslim Television Ahmadiyya
## Weekly Programme Guide
21st November 2008 – 27th November 2008

*Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344*

### *Friday 21st November 2008*

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:05 Al Maaidah: a cookery programme.
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 150, Recorded on 18/04/1996.
02:45 Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to Germany, including the inauguration of Baitul Jamay Mosque in Offenbach.
03:10 Khilifat Centenary Exhibition
03:55 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 154, Recorded on 22nd April 1998.
05:00 Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry.
06:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor. Recorded on 20th August 2008.
08:05 Le Francais C'est Facile: No. 81
08:30 Siraiki Service
09:10 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 71, Recorded on 15th March 1996.
10:15 Indonesian Service
11:15 Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00 Tilaawat & MTA News Review Special
13:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, From Baitul Futuh.
14:15 Dars-e-Hadith
14:25 Bangla Shomprochar
15:30 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:05 Friday Sermon [R]
17:25 Spotlight: Maulana Dost Muhammad Shahid talks about the life of Maulana Abdul Ghafoor Fazal.
18:00 Le Francais C'est Facile: No. 81 [R]
18:30 Arabic Service
20:35 MTA International News Review Special
21:10 Friday Sermon [R]
22:20 MTA Travel: programme featuring a visit to San Francisco.
22:55 Urdu Mulaqa'at: Session 71, Recorded on 15th March 1996.

### *Saturday 22nd November 2008*

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:05 Le Francais C'est Facile: No. 81
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 151, Recorded on: 23/04/1996.
02:35 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 21st November 2008.
03:50 Spotlight
04:20 MTA Travel: San Francisco
04:55 Urdu Mulaqa'at: Session 71, Recorded on 15th March 1996.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
07:30 Spotlight
08:30 Friday Sermon [R]
09:25 Art Class
10:00 Indonesian Service
11:00 French Service
12:00 Tilaawat & MTA International Jama'at News
12:55 Bengali Service
14:00 Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Class [R]
16:00 Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry
17:00 Question and Answer Session in Urdu with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra).
18:00 MTA Variety
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International Jama'at News
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Class [R]
22:00 Spotlight
22:45 Art Class with Wayne Clements
22:55 Friday Sermon [R]

### *Sunday 23rd November 2008*

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00 Spotlight
01:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 152, recorded on 24/04/1996.
02:30 Moshaa'irah: An evening of Urdu poetry
03:30 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 21st November 2008.
04:30 Question and Answer Session
05:30 Art Class with Wayne Clements
06:00 Tilaawat, Hamari Taleem & MTA News
07:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor. Recorded on 9th September 2006.
08:05 A Wonder of Nature: a visit to a Farm House
08:40 Learning Arabic: lesson no. 21.
09:00 Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to Germany.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 14th September 2007.
12:00 Tilaawat, Hamari Taleem & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
13:55 Friday Sermon : recorded on 21st November 2008.
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
16:00 A Wonder of Nature [R]
16:35 Huzoor's Tours [R]
17:30 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th May 1996.
18:30 Arabic Service
20:35 MTA International News Review [R]
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
22:10 Huzoor's Tours [R]
23:10 Seerat-un-Nabi (saw)

### *Monday 24th November 2008*

00:10 Tilaawat, Hamari Taleem & MTA News
01:00 A Wonder of Nature
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 153, Recorded on 25/04/1996.
03:50 Learning Arabic, Programme No. 21
04:50 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th May 1996.
05:20 Seerat-un-Nabi (saw)
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
06:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor. Recorded on 10th September 2006.
08:00 Le Francais C'est Facile, Programme No. 11
08:25 MTA Variety: Urdu speech delivered by Muhammad Hamid Kausaron the topic of 'the upbringing of children'.
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 33, Recorded on 8th June 1998.
10:05 Indonesian Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:25 Bangla Service
14:30 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 30/11/2007.
15:30 MTA Variety [R]
16:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor. Recorded on 10th September 2006. [R]
17:10 Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 154, Recorded on 08/06/1998.
20:30 MTA International Jama'at News
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
22:15 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 30/11/2007 [R]
23:15 MTA Variety [R]

### *Tuesday 25th November 2008*

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00 Le Francais C'est Facile: lesson no. 11
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 154, Recorded on 30/04/1996.
02:40 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 30/11/2006.
03:40 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 33, Recorded on 8th June 1998.
04:45 Medical Matters
05:20 MTA Variety
06:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:00 Bustan-e-Waqfe Nau with Huzoor. Recorded on 23rd September 2006.
08:10 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th May 1996.
09:05 Farnborough Museum: a documentary about the Farnborough Air Science museum.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service
12:05 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
13:00 Bengali Service
14:00 Jalsa Salana Qadian 2007: Concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Community, from Fazl Mosque, London, Recorded on 31st December 2007.
15:15 Bustan-e-Waqfe Nau with Huzoor. Recorded on 23rd September 2006. [R]
16:20 Question and Answer Session [R]
17:20 Intikhab-e-Sukhan: an evening of poetry
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News Review Special
21:00 Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
22:15 Jalsa Salana Qadian 2007 Address [R]

### *Wednesday 26th November 2008*

00:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
01:00 Learning Arabic, Programme No. 15
01:45 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 155 Recorded on: 01/05/1996.
03:00 Farnborough Museum
03:30 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th May 1996.
04:30 Jalsa Salana Qadian 2007: Concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Community, from Fazl Mosque, London, Recorded on 31st December 2007.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor. Recorded on 11th November 2006.
08:05 Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood (as): a quiz programme.
08:35 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th June 1996.
10:05 Indonesian Service
11:00 Swahili Service
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:00 Bengali Service
14:00 From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 11/04/1986.
14:50 Jalsa Speeches: A speech delivered by Dr Iftikhar Ayyaz on the topic of 'the importance of the propogation of Islam'. Recorded on 28th July 1996.
15:25 Khilafat Centenary Quiz: competition based on thetopic of Khilafat.
17:00 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
19:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 156, Recorded on: 01/05/1996.
20:30 MTA International News Review
21:00 Hamaari Kaaenat: programme exploring various topics related to the Universe.
21:30 Dars-e-Hadith
21:40 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
22:40 Jalsa Speeches [R]
23:10 From the Archives [R]

### *Thursday 27th November 2008*

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:20 Liqaa Ma'al Arab: Recorded on: 01/05/1996.
02:25 Art Class with Wayne Clements, part12.
02:55 Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood (as): a quiz programme.
03:30 From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 11/04/1986.
04:25 Khilafat Centenary Quiz: competition based on thetopic of Khilafat.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:00 English Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with English speaking guests.
09:00 Huzoor's Tours: A programme featuring Huzoors visit to Germany.
09:30 MTA Variety
10:10 Indonesian Service
11:00 Al Maa'idah: a cookery programme teaching how to prepare a variety of dishes.
11:35 MTA Variety
12:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00 Bengali Service: Bengali translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 21st November 2008.
14:00 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 243.
15:15 Huzoor's Tours [R]
15:45 MTA Variety
16:15 English Mulaqa'at, Session 67 [R]
17:15 Al Maa'idah [R]
17:35 Moshaa'irah: An evening of poetry. [R]
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News Review
21:00 Tarjamatul Qur'an Class, Session 155 [R]
22:00 MTA Variety
23:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Class [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00GMT & 17:00GMT***

# Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)



ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org



Vol 15 | Friday 14 November , 2008 | Issue No. 46


صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی 2008ء کی مختصر جھلکیاں

## جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے والے بلغاریہ سے آئے ہوئے 70 افراد پر مشتمل وفد کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات اور حضور ایدہ اللہ کی محبتوں اور شفقتوں سے حصہ پانے کی ایمان افروز روئیداد۔ غیر احمدی مہمانوں کے جلسہ کے متعلق نیک تأثرات۔

## فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد نے حضور انور سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اعلانات نکاح۔ نماز جنازہ حاضر۔

## جرمنی سے برطانیہ کے لئے واپسی۔ مسجد فضل لندن میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔

(رپورٹ مرتبہ :عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

بقیہ رپورٹ :25/اگست 2008ء بروز سوموار:

### بلغارین وفد سے ملاقات

ایک بج کر پانچ منٹ پر ملک بلغاریہ (Bulgaria) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

بلغاریہ سے امسال 70 افراد پر مشتمل ایک بڑا وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ اس وفد میں احمدی احباب مرد و خواتین کے علاوہ غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کو دیکھتے ہی فرمایا۔ ماشاء اللہ بہت بڑا وفد ہے بلغاریہ کا۔ کچھ پرانے احمدی ہیں جو پہلے بھی جرمنی کے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آتے رہے ہیں اور کچھ نئے چہرے نظر آرہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو پہلی دفعہ آئے ہیں وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں۔ اس پر ان لوگوں نے اپنے ہاتھ بلند کئے۔ نصف کے لگ بھگ ایسے احباب تھے جو پہلی دفعہ آئے تھے۔ حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ ان کو جلسہ کیسا لگا؟ انہوں نے کیا دیکھا؟ اس پر ان لوگوں نے بتایا کہ بہت اچھا لگا۔ اتنا بڑا مجمع اور تعداد ہے اور کہیں کوئی لڑائی جھگڑا، فساد نہیں ہے۔ ہر طرف بھائی چارہ کی فضا ہے اور سب ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے باوجود بلغاریہ کے علماء ہمیں کہتے ہیں کہ ہم فساد کرتے ہیں اس لئے ہماری رجسٹریشن نہیں ہونے دیتے۔ حضور انور نے فرمایا اب آپ واپس جائیں تو اپنے اپنے ماحول میں بتائیں کہ ہم جماعت کے جلسے میں دیکھ کر آئے ہیں، کس طرح پُر امن ہے اور پیار و محبت کا ماحول ہے۔ یہ باتیں وہاں جا کر کریں تا کہ تعلق بڑھتا رہے۔

حضور انور نے فرمایا ہماری ہر بات امن سے شروع ہوتی ہے۔ امن ہی ہے پیار و محبت ہی ہے۔

حضور انور سے وفد کے ایک غیر از جماعت ممبر نے سوال کیا کہ کیا دوسرے لوگ بھی چندے میں شامل ہو سکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا: جو جماعتی کام ہیں تبلیغ اور تربیت کے پروگرام ہیں۔ اس میں ہم چاہتے ہیں کہ جماعت کے احباب ہی چندہ دیں۔ جو دوسرے کام ہیں خدمت انسانیت کے، ہیومینیٹی فرسٹ ہے، خدمت خلق ہے، میڈیکل کیمپس وغیرہ ہیں اس میں دوسرے لوگ بھی حصہ لے سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: زکوٰۃ کا حکم ہے۔ افریقہ میں کئی غیر از جماعت لوگ زکوٰۃ کا مال لے کر ہمارے پاس آتے ہیں کہ تم صحیح طور پر خرچ کرتے ہو جبکہ ہمارے علماء خود کھا جاتے ہیں۔ ہم زکوٰۃ کا مال لے لیتے تھے اور غریبوں ضرورتمندوں پر خرچ کرتے تھے۔

اس سوال کے جواب پر کہ کیا دوسرے مذاہب کے لوگ جماعت میں شامل ہو سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا تو کام ہی تبلیغ کا کام ہے، دوسرے مذاہب کو ہم اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اسلام کے امن، صلح، آشتی کے پیغام کی طرف بلاتے ہیں کہ آؤ اور ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ تا کہ ہم ایک خدا کی عبادت کرنے والے بنیں اور دنیا میں امن قائم کرنے والے بنیں۔

حضور انور نے فرمایا بلغاریہ میں لوکل احباب احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ دوسرے مذاہب کے لوگ ہمارے نیک کاموں کی وجہ سے، نیک کاموں کو دیکھ کر ہم میں شامل ہوتے ہیں۔ خدا کے قرب میں بڑھنے کے لئے اور نیک کاموں کو آگے بڑھانے کے لئے احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ حضور نے جو انگوٹھی پہنی ہوئی ہے اس میں برکت ہے۔ حضور انور نے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا تو دشمنوں اور مخالفین نے آپ کی مخالفت میں حد کر دی۔ آپ اس وقت اکیلے تھے، اس وقت خدا تعالیٰ نے آپ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ خدا تجھے برکت دے گا اور اس قدر برکت دے گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

حضور انور نے فرمایا یہ مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھیاں ہیں جو مَیں پہنتا ہوں۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ اس الہام کی وجہ سے ان انگوٹھیوں میں اور آپ کی ہر چیز میں اور کپڑوں میں برکت ہے۔ حضور انور نے فرمایا ورنہ یہ تو ایک چاندی ہے اور اس پر ایک پتھر لگا ہوا ہے۔ اس کی اپنی تو کوئی حیثیت نہیں۔ ان انگوٹھیوں سے جو بھی برکت وابستہ ہے وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مس کرنے کی برکت ہے۔

حضور انور نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے حجر اسود کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ تُو تو ایک پتھر ہے۔ تیری اپنی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو مَیں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

حضور انور نے فرمایا پس اصل چیز تو یہ ہے کہ جو لوگ خدا کا خاص قرب پانے والے ہیں۔ انہوں نے اس کو استعمال کیا ہوتا ہے۔ خدا نے بتایا ہوتا ہے کہ اس میں برکت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس انگوٹھی پر حضرت اقدس مسیح موعود کا الہام ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ''......کندہ ہے۔ یہ قرآنی آیت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے والد صاحب کی وفات پر فکر پیدا ہوئی کہ اب آپ کا گزارہ کس طرح ہوگا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا۔ ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' کہ کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں۔ انگوٹھی پر کندہ یہ الہام ہر وقت اس بات کی یاد دلاتا ہے کہ انسان کو ہر وقت خدا کو یاد رکھنا چاہئے۔ خدا کی ہستی کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھے۔ حضور انور نے فرمایا باقی جہاں تک وہ لوگ جو اس سے برکت وابستہ ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں، ایمان رکھتے ہیں ان کو ہی برکت ملے گی۔

بلغاریہ کے وفد کے ممبران نے کہا کہ MTA پر زیادہ زبانیں آنی چاہئیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت سات آٹھ زبانیں آرہی ہیں۔ ہم کو مترجمین مل جائیں گے تو اور پروگرام بھی آئیں گے۔ اس موقعہ پر حضور انور کو بتایا گیا کہ بلغارین زبان میں خطبہ جمعہ کا ترجمہ آرہا ہے۔

حضور انور نے ایک بلغارین دوست سے فرمایا کہ یہ پڑھے لکھے دوست لگتے ہیں۔ یہ بلغارین زبان میں پروگرام پیش کریں۔

ایک بلغارین خاتون نے بتایا کہ مَیں تین سال قبل جب پہلی مرتبہ جلسہ جرمنی پر آئی تھی تو مَیں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنی پریشانیاں اور مشکلات دُور ہونے کے لئے خط لکھا تھا۔ حضور انور کی دعا سے میری سب پریشانیاں اور مشکلات دور ہو گئی تھیں۔ آج مَیں حضور کا شکریہ ادا کرنے کے لئے حاضر ہوئی ہوں۔ ہم جلسہ میں شامل ہوئے اور ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا گیا۔ اس پر ہم شکرگزار ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ تو ہمارا فرض ہے اور دینی تعلیم بھی یہی ہے کہ مہمانوں کا خیال رکھا جائے۔ باقی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کی تکالیف دور کیں۔ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ آپ کو مشکلات سے محفوظ رکھے۔

ایک بزنس مین نے کہا کہ میرے پاس الفاظ نہیں کہ ہم آپ کا شکریہ ادا کر سکیں۔ حضور انور نے فرمایا شکریہ تو ہمیں آپ کا ادا کرنا چاہئے۔ آپ کی بیگم نے بلغاریہ میں جماعت کے حق میں آواز اٹھائی۔ وزیراعظم اور دوسرے سرکردہ افراد تک ہمارا مؤقف پہنچایا اور بڑی دلیری سے آواز بلند کی۔ اصل یہی ہے کہ سچ کو سچ کہا جائے۔ خدا کرے کہ بلغاریہ میں رہنے والا ہر شخص سچ کو سچ کہنے والا حقیقی طور پر بن جائے۔ مذہب ہر شخص کے دل کا معاملہ ہے کوئی قبول کرتا ہے یا نہیں کرتا اس کی مرضی ہے۔ لیکن انسانیت کے کچھ تقاضے ہیں کہ بندوں کے حقوق ادا کئے جائیں اور ہمیشہ انصاف کا ساتھ دیا جائے اور ظلم سے روکا جائے۔

ایک بلغارین دوست نے عرض کیا کہ اسلام میں فرقہ بازی نہیں ہونی چاہئے۔ آپس میں محبت سے رہنا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا بالکل فرقہ بازی نہیں ہونی


باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں